رجسٹرڈ ایل نمبر

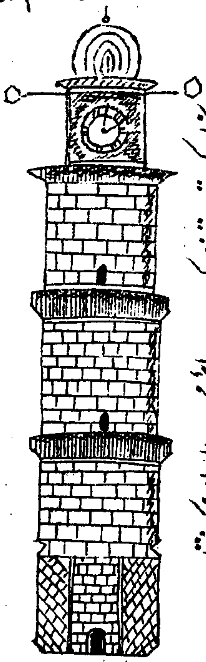
ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم ۔ انہ آوی القریۃ

الحکم

دار الامان قادیان

چہ گویم با تو گر بی چہاد رقادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۴ | دار الامان قادیان ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ | جلد ۶



فہرست مضامین

دار الامان کا ہفتہ و شکر نعمت صفحہ ۱

دوستوں کو نظر خدا کے لئے
ڈائری کا اقتباس
مردوں کا جی اُٹھنا
حضرت مسیح موعود کی قوت ایمانی
تبلیغ کا جوش ۲

مسیح کی قبر کی اشاعت
پان حقہ پر نصیحت
عصائے موسیٰ کا مصنف
اسلام مین جبر نہین ہوا
اسلام کا عظیم الشان اعجاز
درازی عمر کا راز ۳

حکمت ایمانیا نزاہم بخوان
ہر نیا دن موت کے قریب کرتا ہے
این درگہ مادرگہ نومیدی نیست ۴

کلمات طیبات ۵ و ۶

عورتوں کو تبلیغ ۶ و ۷

یسوع ناصری ۸ - ۹

تثلیث اور توحید ۱۰

" " ۱۱

" " ۱۲

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت امام ہمام مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے معہ اہل بیت تندرست ہین اور نزول المسیح نام ایک کتاب لکھہ رہے ہین جو اعلیٰ درجہ کے ولایتی کاغذ پر چھپ رہی ہے ❊

(۲) مولانا مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرة حکیم الامت بھی بخیریت ہین ❊

(۳) گولڑوی کی کتاب جو اُس نے بزعم خود اعجاز المسیح اور شمس بازغہ کے جواب مین لکھی ہے آ گئی ہے تعجب کی بات ہے کہ جواب تو اعجاز المسیح کا اور کتاب اردو مین۔ اعجاز المسیح کے مقابلہ مین لکھی ہوئی کتاب تو چاہئے تھی فصیح بلیغ عربی زبان مین ہوتی۔ یہ کتاب کیسی ہے اور پیر صاحب نے کہان سے لیکر لکھی ہے عنقریب اس کا راز طشت از بام ہوا چاہتا ہے ❊

(۴) اس ہفتہ میں لاہور سے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب بابو غلام محمد صاحب اور میان غلام حسین صاحب کلرک تشریف لائے۔ اور کپورتھلہ سے میان ظفر احمد صاحب اور میان عزیز الرحمٰن اور میان محمد یوسف خان صاحب افسر باورچی خانہ سرکار مہاراجہ کپورتھلہ صاحب۔ خانصاحب باوجودیکہ وہ ایک بڑے متمول اور دولتمند آدمی ہین۔ لیکن بڑے خلیق اور ملنسار اور مخیر ہین ❊

(۵) بیعت کرنیوالون کے نام کالم بیعت مین درج ہین ❊

(۶) دار الامان مین بارش ہو گئی اور فصل خریف کی تخم ریزی شروع ہے۔ اور ابھی صبح و شام بادلون سے آسمان گھرا رہتا ہے ❊

شکر نعمت

خدا کا شکر ہے کہ محض اس کے فضل و کرم سے دفتر الحکم کی تعمیر کا کام قریب الختم ہوا اور اب دفتر کرایہ کے مکان سے اُٹھکر اپنے مکان مین آ گیا۔ چنانچہ یہ نمبر اسی دفتر مین ایڈٹ کیا گیا ہے جن احباب نے اس تعمیر مین مجھے مدد دی ہے خدا تعالیٰ خود اُن کی جزا ہو آخر مین الحکم کے ناظرین سے معافی چاہتا ہون کہ اس مصروفیت کی وجہ سے ان کی پوری خدمت نہین کر سکا اور خدا سے مدد چاہتا ہون کہ مین اس قصور خدمت کی تلافی کرنیکی توفیق پا سکون

دوستو اک نظر خدا کے لئے
سید الخلق مصطفٰے کے لئے

رک نہیں سکتا دلِ مجبور واللہ اندنون
دیکھکر جو ہو رہا ہے شور بر پا اندنون
وا اسے بر حالِ مسلمانان سمجھ سکتے نہیں
کیون ہوئے جاتے ہین طاعونی نوالا اندنون
اک مسیحِ وقت کی خاطر عزیزو بے خطا
افترا تم نے بھلا کیا نہ باندھا اندنون
کر چکا تھا شرک وجہل اپنا تصرف جابجا
غیرتِ حق نے ہر اک کو توڑ ڈالا اندنون
صدقے اس فضل وکرم کے اور اس احسان کے
کھل گیا رفع و توفی کا معما اندنون
پھک گئی عب اب نئی روح قالب توحید مین
دھوم ہے تجدید کی چارو طرف کیا اندنون
سینکڑون بھولے بھٹکے اور بگڑتے بن گئے
بحرِ رحمت نے جو اگر جوش مارا اندنون
شانِ جباری کے صدقے اور قربان کیون نہون
لطف کا اپنے دکھایا کیا نمونا اندنون
چھوڑدو فسق و فجور و شرک اور سب بدعتین
ہین یہی طاعون کا باعث سراپا اندنون
دل مین اور اعمال مین اک پاک تبدیلی کرو
اور نیا حاصل کرو کچھ زہد و تقوی اندنون
مین چلے دل کے پھپولے توڑنیوالا نہیں
خوب روشن ہے خدا پر میرا شیوہ اندنون
ہے بقولِ ملہم صادق مسافر کی دعا
کھولدے ہر اک پہ اصلیت خدایا اندنون

راقم مسافر

اشعار

زندگی بخش جام احمدؐ ہے
کیا پیارا یہ نام احمدؐ ہے
لاکھ ہون انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھکر مقام احمدؐ ہے
باغ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستان کلامِ احمدؐ ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلامِ احمدؐ ہے

(ڈائری کا اقتباس)

مردونکا جی اُٹھنا ہم خدا تعالٰے کے اُسی قانونِ قدرت کو مانتے ہین جو قرآن شریف مین بیان ہوا ہے جو مردہ ایسے ہین کہ قبر مین رکھے جاتے ہین اور انکے پاس ملائکہ آتے ہین ان کی نسبت قرآن شریف کا یہی فتوی ہے فیمسک التی قضی علیہا الموت مگر برنگ دیگر غیر حقیقی موت میں احیا بھی ہوتا ہے چنانچہ اس قسم کے واقعات خود ہمارے ساتھ بھی پیش آئے ہین چنانچہ مبارک کے متعلق .... اس قسم کی موتین فیمسک التی قضی علیہا الموت سے نہین اور وہ یہ احیا ہے جس پر ہم ایمان لاتے ہین کہ مردہ جی اُٹھتا ہے۔

غرض خدا تعالٰے نے جو قانون باندھا ہے اسے ہم مانتے ہین اگر اس پر اعتبار نہ کرین اور یقین نہ لائین تو امان اُٹھ جاتا ہے پس خدا تعالٰے کا قانون قدرت جو کتاب اللہ مین درج ہے اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہم اسبات پر بھی ایمان لاتے ہین کہ خدا تعالٰے اپنی صفات کے خلاف نہین کرتا۔ مثلاً کوئی کہے کہ خدا تعالٰے قادر ہے تو کیا خودکشی بھی کرلیتا ہے؟ ہم اس کے جواب مین کہینگے کہ کبھی نہین کیونکہ لہ الاسماء الحسنٰی کوئی صفت اس سے منسوب نہین کرسکتے وہ اپنی صفات قدیمہ کے خلاف نہین کرتا غرض احیاء موتے اور قانون قدرت کے متعلق ہمارا یہی مذہب ہے کہ ہم اس احیاء کے قائل ہین جو قرآن شریف نے بیان کیا اور وہ قانونِ قدرت ہمارا امام ہے جو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے یورپ کا فلسفہ اور اس کی محدود تحقیقاتین ہمارے لئے رہبر نہیں ہوسکتی ہین (۱۴ جون)

حضرت مسیح موعود کی ایمانی قوت ہم اپنے خدا تعالٰے پر یہ قوی ایمان رکھتے ہین کہ وہ اپنے صادق بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا حضرت ابراہیم کی طرح اگر وہ آگ مین ڈالا جاوے۔ تو وہ آگ اس کو جلا نہیں سکتی ہمارا مذہب یہی ہے کہ ایک آگ نہیں اگر ہزار آگ بھی ہو تو وہ جلا نہین سکتی۔ صادق اس مین ڈالا جاوے تو ضرور بچ جاویگا ہمکو اگر اس کام کے مقابلہ مین جو خدا تعالٰی نے ہمارے سپرد کیا ہے آگ مین ڈالا جاوے تو ہمارا یقین ہے کہ آگ جلا نہیں سکیگی اور اگر شیرون کے پنجرہ مین ڈالا جاوے تو وہ کہا نہ سکین گے۔ مین یقیناً کہتا ہون کہ ہمارا خدا وہ خدا نہین جو اپنے صادق کی مدد نکرسکے بلکہ ہمارا خدا قادر خدا ہے۔ جو اپنے بندون اور اس کے غیرون مین مابہ الامتیاز رکھدیتا ہے اگر ایسا نہو تو پھر دعا بھی ایک فضول شے ہو۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ جو کچھ مین خدا تعالٰی کی نسبت بیان کرتا ہون اس کی قوتین اور طاقتین اس سے بھی کروڑ در کروڑ درجے بڑھ کر ہین جن کو ہم بیان نہین کرسکتے۔

ہمارا ایمان ہے کہ اگر قریش مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کو پکڑ کر آگ مین ڈالدیتے تو وہ آگ ہرگز ہرگز آپ کو جلا نہیں سکتی تھی اگر کوئی محض اس بنا پر کہ آگ اپنی تاثیر نہین چھوڑتی انکار کرے تو وہ خبیث اور کافر ہے کیونکہ خدا تعالٰے نے جب ان سب دشمنون کو مخاطب کرکے یہ کہدیا فکیدونی جمیعاً تم سب مکر کرکے دیکھلو مین اس کو ضرور بچالونگا پھر اگر کوئی یہ وہم بھی کرے کہ آگ میں ڈالتے تو معاذاللہ جل جاتے یہ کفر ہے قرآن شریف سچا ہے اور خدا تعالٰے کے وعدے سچے ہین وہ کوئی بھی حیلہ اور فریب آپ کی جان لینے کے لئے کرتے اللہ تعالٰے ضرور ان کے گزند سے محفوظ رکھتا جیسا کہ محفوظ رکھکر دکھادیا۔ خواہ وہ صلیب کا مکر کرتے خواہ آگ مین ڈالنے کا غرض کوئی بھی کرتے آخر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے وعدے کے موافق صادق ثابت ہوتے جیسا کہ ہوئے۔ جسطرف

ہم اپنی جماعتکو کھینچنا چاہتے ہین وہ بھی عظیم الشان مرحلہ خدا شناسی کا ہے اور ہم یقین رکھتے ہین کہ انشاء اللہ تعالٰی

آہستہ آہستہ سب کچھ ہوجاویگا + ۱۴ ۷/۲

تبلیغ کا جوش ہمارے اختیار مین ہو تو ہم فقیرون کیطرح گھر بگھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کرین اور اس ہلاک کرنیوالے شرک اور کفر سے جو دنیا مین پھیلا ہوا ہے لوگونکو بچالین + اگر خدا تعالیٰ ہمین انگریزی زبان سکھادے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کرکے تبلیغ کرین اور اسی تبلیغ مین زندگی ختم کردین خواہ مارے ہی جاوین +

مسیح کی قبر کی اشاعت یورپ مین یورپ اور دوسرے ملکو نمین ہم ایک اشتہار شائع کرنا چاہتے ہین جو بہت ہی مختصر ایک چھوٹے سے صفحے کا ہو تاکہ سب اسی پڑھ لین اس کا مضمون اتنا ہی ہو کہ مسیح کی قبر سری نگر کشمیر مین ہے جو واقعات صحیحہ کی بنا پر ثابت ہوگئی ہے اس کے متعلق مزید حالات اور واقفیت اگر کوئی معلوم کرنا چاہے تو ہم سے کرلے اس قسم کا اشتہار ہو جو بہت کثرت سے چھپوا کر شائع کیا جاوے

پان حقہ وغیرہ پر نصیحت حدیث مین آیا ہے د من حسن الاسلام ترک مالا یعنیہ یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہو وہ چھوڑ دیجاوے۔

اسیطرح پر یہ پان۔ حقہ۔ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی ہی چیزین ہین۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزون سے پرہیز کرے کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان انکا بغرض محال نہو تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہین اور انسان مشکلات مین پھنس جاتا ہے مثلا قید ہوجاوے تو روٹی تو ملیگی لیکن بھنگ۔ چرس یا اور منشی اشیاء نہیں دیجاویگی یا اگر قید نہو کسی ایسی جگہ مین ہو جو قید کے قائمقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہوجاتے ہین۔

عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہین چاہئے شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہو کہ ان مضر صحت چیزونکو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔

یہ سچی بات ہے کہ نشون اور تقویٰ مین عداوت ہے افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھکر ہے اور جس قدر قوی لیکر انسان آیا ہے انکو ضائع کر دیتی ہے۔

منشی الٰہی بخش اور اس کے دوسرے رفیق عصائے موسیٰ کا مصنف مولوی عبداللہ غزنوی اور مسیح موعود ؑ

اعتراض کرتے ہین کہ مین بید مشک اور کیوڑہ کا استعمال کرتا ہون۔ یا اور اس قسم کی دوائیان کھاتا ہون تعجب ہے کہ حلال اور طیب چیزون کے کھانے پر اعتراض کیا جاتا ہے اگر وہ غور کرکے دیکھتے اور مولوی عبداللہ غزنوی کی حالت پر نظر رکھتے تو میرا مقابلہ کرتے ہوئے ان کو شرم آجاتی مولوی عبداللہ کو بیویونکا استغراق تھا اس لئے انڈے اور مرغ کثرت سے کھاتے تھے یہانتک کہ آخیر عمر مین شادی کرنا چاہتے تھے میری شہادت ملسکتی ہے کہ مجھے کیوڑہ وغیرہ کی ضرورت کب پڑتی ہے مین کیوڑہ وغیرہ کا استعمال کرتا ہون جب دماغ مین اختلال معلوم ہوتا ہے یا جب دل مین تشنج ہوتا ہے خدائے وحدہ لاشریک جانتا ہے کہ بجز اس کے مجھے ضرورت نہین پڑتی۔ بیٹھے بیٹھے جب بہت محنت کرتا ہون تو یکدفعہ ہی دورہ ہوتا ہے۔ بعض وقت ایسی حالت ہوتی ہے کہ قریب ہے کہ غش آجاوے اس وقت علاج کے طور پر استعمال کرنا پڑتا ہے اور اسی لئے ہر روز باہر سیر کو جاتا ہون +

مگر مولوی عبداللہ جو کچھ کرتے تھے یعنی مرغ۔ انگور۔ انڈے وغیرہ جو استعمال کرتے تھے اس کی وجہ کثرت ازدواج تھی اور کوئی سبب نہتھا +

انبیاء علیہ السلام ان چیزونکو استعمال کرتے تھے مگر وہ خدا کی راہ مین فدا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی گھبراتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہاتھ مار کر کہتے اے عائشہ ہمکو راحت پہونچا آنحضرت کے لئے تو سارا جہان دشمن تھا پھر اگر ان کے لئے کوئی راحت کا سامان نہ ہو تو یہ خدا کی شان کے ہی خلاف ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہوتی ہے کہ جیسے کافور کے ساتھ دو چار مرچین رکھی جاتی ہین کہ اڑ نہ جاوے +

اسلام مین جبر نہین ہوا اللہ تعالےٰ جو کچھ کرتا ہے وہ تعلیم اور تربیت کے لئے کرتا ہے چونکہ شوکت کا زمانہ دیر تک رہتا ہے اور اسلام کی قوت اور شوکت صدیون تک رہی اور اس کے فتوحات دور دراز تک پہونچے اس لئے بعض احمقون نے سمجھ لیا کہ اسلام جبر سے پھیلایا گیا۔ حالانکہ اسلام کی تعلیم ہے لا اکراہ فی الدین اس امر کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے اسلام جبر سے نہیں پھیلا اللہ تعالےٰ نے خاتم الخلفا کو پیدا کیا اور اس کا کام یضع الحرب رکھکر دوسری طرف لیظہرہ علی الدین کلہ قرار دیا یعنی وہ اسلام کا غلبہ ملل ہالکہ پر حجت اور براہین سے قائم کرے گا۔ اور جنگ وجدال کو اٹھا دیگا وہ لوگ سخت غلطی کرتے ہین جو کسی خونی مہدی اور خونی مسیح کا انتظار کرتے ہین +

اسلام کا عظیم الشان اعجاز اسلام کا سب سے بڑا اور عظیم الشان معجزہ جس کی نظیر کہین نہیں ملسکتی وہ اس کی حقانیت اور روشنی ہے وہ کسی پہلو سے شرمندہ نہین ہوتا تمام حقائق اور صداقتین اسلام مین موجود ہین ہر ایک پہلو سے کامل سب کے حملونکا جواب دیتا ہے اور دوسرون پر ایسا حملہ کرتا ہے کہ اس کا

جواب نہیں ہوسکتا۔

درازی عمر کا راز ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو لیکن بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جنھوں نے کبھی اس اصول اور طریق پر غور کی ہو جس سے انسان کی عمر دراز ہو قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے واما ماینفع الناس فیمکث فی الارض یعنی جو نفع رسان وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے اللہ تعالےٰ نے ان لوگون کو درازی عمر کا وعدہ فرمایا ہے جو دوسرے لوگون کے لئے مفید ہین حالانکہ شریعت کے دو پہلو ہین۔ اول خدا تعالیٰ کی عبادت۔ دوسرے بنی نوع سے ہمدردی۔ لیکن یہان یہ پہلو اس لئے اختیار کیا ہے کہ کامل عابد وہی ہوتا ہے جو دوسرون کو نفع پہنچائے۔ پہلے پہلو مین اول مرتبہ خدا تعالےٰ کی محبت اور توحید کا ہے۔ اسمین انسان کا فرض ہے کہ دوسرونکو نفع پہونچائے اور اس کی صورت یہ ہے۔ ان کو خدا کی محبت پیدا کرے اور اس کی توحید پر قائم ہونے کی ہدایت کرے۔ جیساکہ و **تواصوا بالحق** سے پایا جاتا ہے انسان بعض وقت خود ایک امر کو سمجھ لیتا ہے لیکن دوسرے کو سمجھانے پر قادر نہین ہوتا اس لئے اس کو چاہئے کہ محنت اور کوشش کرکے دوسرونکو بھی فائدہ پہونچاوے۔ ہمدردی خلائق یہی ہے کہ محنت کرکے دماغ خرچ کرکے ایسی راہ نکالے کہ دوسرون کو فائدہ پہونچا سکے تاکہ عمر دراز ہو اما ماینفع الناس کے مقابل پر ایک دوسری آیت ہے جو دراصل اس وسوسہ کا جواب ہے کہ عابد کے مقابل نفع رسان کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور عابد کی کیون نہین ہوتی؟ اگرچہ مین نے بتایا ہے کہ کامل عابد وہی ہوسکتا ہے جو دوسرونکو فائدہ پہنچائے۔ لیکن اس آیت مین اور بھی صراحت ہے اور وہ آیت یہ ہے۔

قل مایعبأ بکم ربی لولا دعاءکم۔ یعنی ان لوگونکو کہدو کہ اگر تم لوگ ربکو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے یا دوسرے الفاظ مین یون کہہ سکتے ہین کہ وہ عابد کی پروا کرتا ہے۔ وہ عابد زاہد جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ بنون اور جنگلون مین رہتے اور تارک الدنیا تھے۔ ہمارے نزدیک وہ بودے اور کمزور تھے کیونکہ ہمارا مذہب ہے کہ جو شخص اس حد تک پہنچ جاوے کہ اللہ اور اس کے رسول کی کامل معرفت ہوجاوے وہ کبھی خاموش رہ سکتا ہی نہین وہ اس ذوق اور لذت سے سرشار ہوکر دوسرونکو اس سے آگاہ کرنا چاہتا ہے۔

حکمت ایمانیان را ہم بخوان یقین ایک ایسی شے ہے جو انسان کو ایک قوت اور شجاعت عطا کرتا ہے یقین معلومات سے بڑھتا ہے اور جب معلومات وسیع ہون تو یقین کی قوت سے ایک ماتحت اپنے افسر کے سامنے اپنے مقصد کو بیان کرنے سے نہین ڈرتا۔ لیکن اگر معلومات کم ہون تو یقین مین بھی ایک قسم کی کمزوری ہوگی اور پھر خواہ وہ افسر بھی ہو تو اسے بھی دبنا پڑتا ہے

یہ صحیح بات ہے کہ زندگی اور طاقت تب پیدا ہوتی ہے جب پورا علم ہو اس وقت انسان اپنے آپکو مشکلات مین ڈالتا ہوا بھی پروا نہیں کرتا جیسے صحابہ جو یقین اور معرفت کے نور سے بھر کر دلمین ایک قوت اور شجاعت رکھتے تھے وہ بادشاہو کے سامنے کس دلیری سے جا بولے۔

یقین ایسی چیز ہے جو موت کو بھی آسان کر دیتا ہے اسی لئے شہادت کی موت سہل اور آسان ہے۔

اگر ایک پکے مسلمان کو قتل کی دھمکی دی جاوے تو وہ قتل اس کو سہل معلوم ہوگا یقین ایک روحانی مسکن ہے۔

شہادت کی موت والا دنیا اور طول امل کو طاق پر رکھ دیتا ہے۔ غرض انسان کو یقین حاصل کرنا چاہئے اس سے پہلے کہ وہ فلسفہ اور طبیعات مین ترقی کرے۔

اے کہ خواندی حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان را ہم بخوان

جس نے حکمت ایمان نہین پڑھی وہ مردہ پرست ہی رہا۔

ہر نیا دن موت کے قریب کرتا ہے جون جون انسان بڈھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پروائی کرتا جاتا ہے۔ یہ نفس کا دھوکہ اور سخت غلطی ہے جو موت کو دور سمجھتا ہے۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت مین بچ نہین سکتے اور وہ قریب ہی قریب ہے ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے مین نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر مین بڑے نرم دل تھے لیکن آخر عمر مین آکر سخت ہوگئے ایسا کیون ہوتا ہے؟ نفس دھوکہ دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دور ہے حالانکہ بہت قریب ہے موت کو قریب سمجھو تاکہ گناہون سے بچو

این درگہ ما درگہ نومیدی نیست خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہین ہوتا انسان اگر سچے دل سے اخلاص لیکر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنیوالا ہے یہ سمجھنا کہ کس کس گنہگار کو بخشے گا خدا تعالےٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لاانتہا ہین اس کے حضور کوئی کمی نہیں اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے۔ انگریزونکی نوکریون کی طرح نہین کہ اتنے تعلیم یافتہ کو کہان سے نوکریان ملین خدا کے حضور جسقدر پہونچیں گے سب اعلیٰ مدارج پائین گے یہ یقینی وعدہ ہے وہ انسان بڑا ہی بدقسمت اور بدبخت ہے جو خدا تعالےٰ سے مایوس ہو اور اس کی نزع کا وقت غفلت کی حالت مین اس پر آجاوے۔ بے شک اس وقت دروازہ بند ہوجاتا ہے۔

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کیلئے دیکھو گذشتہ اشاعت

اس سلسلہ مین داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بنجاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نرہو یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ مین تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے۔ یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائینگے۔ نہیں خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہین ہوتا۔ اسپر کبھی برے دن نہین آسکتے۔ خدا جسکا دوست اور مددگار ہو۔ اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پروا نہین۔ مومن اگر مشکلات مین بھی پڑے۔ تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کے لیے بہشت کے دن ہوتے ہین خدا کے فرشتے مان کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہین ✣

مختصر یہ کہ خدا خود ان کا محافظ اور ناصر ہو جاتا ہے یہ خدا جو ایسا خدا ہے کہ وہ علیٰ کل شیءٍ قدیر ہے وہ عالم الغیب ہے، وہ حی و قیوم ہے۔ اس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟ کبھی نہین۔ خدا تعالیٰ اپنے حقیقی بندہ کو ایسے وقتون مین بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ آگ مین پڑ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زندہ نکلنا کیا دنیا کیلئے حیرت انگیز امر نہ تھا کیا ایک خطرناک طوفان مین حضرت نوح اور آپ کے رفقاء کا سلامت بچ رہنا کوئی چھوٹی سی بات تھی اس قسم کی بے شمار نظیرین موجود ہین اور خود اس زمانہ مین خدا تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے کرشمے دکھائے ہین دیکھو مجھ پر خون اور اقدام قتل کا مقدمہ بنایا گیا ایک بڑا بھاری ڈاکٹر جو پادری ہے وہ اس مین مدعی ہوا اور آریہ اور بعض مسلمان اس کے معاون ہوئے لیکن آخر وہی ہوا جو خدا نے پہلے فرمایا تھا کہ ابرّاء یعنی بے قصور ٹھہرانا

پس یہ وقت ہے کہ تم توبہ کرو اور اپنے دلونکو پاک صاف کرو۔ ابھی طاعون تمہارے گاؤن مین نہین یہ خدا کا فضل و کرم ہے۔ اس لئے توبہ کا وقت ہے اور اگر مصیبت سر پر آپڑی اس وقت توبہ کیا فائدہ دیگی۔ جمون۔ سیالکوٹ اور لودیانہ وغیرہ اضلاع مین دیکھو کہ کیا ہو رہا ہے ایک طوفان برپا ہے اور قیامت کا ہنگامہ ہو رہا ہے اس قدر خوفناک موتین ہوئی ہین کہ ایک سنگدل انسان بھی اس نظارہ کو دیکھکر ضبط نہین کر سکتا چھوٹا سا بچہ پاس پڑا ہوا تڑپ رہا اور بلبلا رہا ہے ماں باپ سامنے مرے ہین کوئی خبر گیر نہیں ہے

بہت عرصہ کا ذکر ہے کہ مینے ایک رویا دیکھی تھی کہ ایک بڑا میدان ہے۔ اس مین ایک بڑی نالی کھدی ہوئی ہے جسپر بھیڑین لٹا کر قصاب ہاتھ مین چھری لئے ہوئے بیٹھے ہین اور وہ آسمان کی طرف منہ کئے ہوئے حکم کا انتظار کرتے ہین میں پاس ٹہل رہا ہون۔ اتنے مین مین نے پڑھا

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

یہ سنتے ہی انھون نے جھٹ چھری پھیر دی بھیڑین تڑپتی ہین اور وہ قصاب انہیں کہتے ہین کہ تم ہو کیا گوہ کھانیوالی بھیڑین ہی ہو وہ نظارہ اسوقت تک میری آنکھوں کے سامنے ہے ✣

غرض خدا بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پروا نہین ہوتی اور بعد از وقت دعا قبول نہین ہوتی ہے ✣

جب اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے اس وقت اسے راضی کرنا چاہیئے لیکن جب اپنی سیہ کاریون اور گناہون سے اسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اٹھا اس وقت عذاب الٰہی کو دیکھکر توبہ استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ جب سزا کا فتویٰ لگ چکا ✣

یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی شہزادہ بھیس بدل کر نکلے اور کسی دولتمند کے گھر جاکر روٹی یا کپڑا یا پانی مانگے اور وہ باوجود مقدرت ہونے کے اس سے مسخری کرین اور دھکے مار کر نکال دین اور وہ اسیطرح سارے گھر پھرے۔ لیکن ایک گھر والا اپنی چارپائی دیکر بٹھالے اور پانی کی بجائے شربت اور خشک روٹی کی بجائے پلاؤ دے اور پھٹے ہوئے کپڑون کی بجائے اپنی خاص پوشاک اس کو دے۔ تو اب تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ چونکہ دراصل تو بادشاہ تھا ان لوگون سے کیا سلوک کریگا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کم بختون کو جنہون نے باوجود مقدرت ہونے کے اس کو دھتکار دیا وہ اس سے بدسلوکی کی سخت سزا دیگا اور اس غریب کو جس نے اس کے ساتھ اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھکر سلوک کیا وہ دیگا جو اس کے وہم و گمان مین بھی نہین آسکتا ✣

اسیطرح حدیث مین آیا ہے کہ خدا کہیگا کہ مین بھوکا تھا مجھے کھانا نہ دیا مین ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ مین پیاسا تھا مجھے پانی نہ دیا۔ وہ کہینگے کہ یا رب العالمین کب؟ وہ فرمائیگا کہ فلان جو میرا حاجتمند بندہ تھا۔ اس کو دینا ایسا ہی تھا جیسا مجھکو اور ایسا ہی ایک شخص کو کہیگا کہ تو نے روٹی دی کپڑا دیا وہ کہیگا کہ تو تو رب العالمین ہے تو کب گیا تھا کہ مین نے دیا تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ فلان بندہ کو دیا تھا ✣

غرض نیکی وہی ہے جو قبل از وقت ہے اگر بعد مین کچھ کرے تو کچھ فائدہ نہین۔ خدا انکی قبول نہین کرتا جو صرف فطرت کے جوش سے ہو کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہین اور دعائین مانگتے ہین مگر وہ رونا اور چلانا چونکہ تقاضائے فطرت کا نتیجہ ہے اس لئے اس وقت سودمند نہین ہو سکتا۔ اور وہ اس وقت مفید ہے جو اس سے پہلے ہوتا ہے جبکہ امن کی حالت ہو۔

یقیناً سمجھو کہ خدا کو پانے کا یہی گر ہے جو قبل از وقت چوکنا اور بیدار ہوتا ہے ایسا بیدار کہ گویا اس پر بجلی گرنیوالی ہے۔ اسپر ہرگز نہین گرتی لیکن جو بجلی کو گرتے دیکھکر چلاتا ہے اسپر گریگی اور ہلاک کریگی وہ بجلی سے ڈرتا ہے نہ خدا سے

اسیطرح پر جب طاعون گھر مین آگئی اس وقت اگر توبہ و استغفار شروع کیا تو وہ **طاعون کا خوف ہے نہ خدا کا اس کا بت طاعون ہے خدا** معبود نہین اگر خدا سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کو نقصان نہ پہنچاؤ یہ مت سمجھو کہ طاعون گرمی مین ہٹ جاتی ہے۔ سرد ملک مین پھر بھی بلا آن موجود ہوتی ہے بعض وقت اس کا دورہ ستر ستر برس تک ہوتا ہے۔ یہود پر بھی یہی بلا پڑی تھی۔ غیر المغضوب مین اللہ تعالیٰ نے یہی تعلیم

[illegible] راہ سے بچائیو جن
[illegible] اور دقت عاجزی کروگے
[illegible] تمہارے لئے نیک نتیجے پیدا
[illegible] اگر تم غافل ہوگئے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا
[illegible] وقت یاد رکھو اور موت کو سامنے موجود
[illegible] شب و روز نادان ہوتے ہین اگر ایک
[illegible] بھی امن سے گذر جاوے تو بے خوف
[illegible] تے ہین +

دیکھو تم لوگ کچھ محنت کر کے کھیت طیار کرتے ہو تو فائدہ کی امید ہوتی ہے اسیطرح [illegible] دن محنت کے لئے ہین اگر اب خدا کو [illegible] گے تو اسکا مزا پاؤگے اگرچہ زمینداری [illegible] دنیا کے کامون کے مقابلہ مین نمازون مین [illegible] ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے اور تہجد کے لئے [illegible] ۔ مگر اب اگر اپنے آپ کو اسکا عادی کرلو گے تو پھر کوئی تکلیف نہ رہیگی۔ اپنی دعاؤن مین طاعون سے محفوظ رہنے کی دعا ملالو اگر دعائین کروگے تو وہ کریم رحیم خدا احسان کریگا۔ دیکھو اب کام تم کرتے ہو اپنی جانون اور اپنے کنبہ پر رحم . . . کرتے ہو بچون پر تمہین رحم آتا ہے جسطرح اب ان پر رحم کرتے ہو۔ یہ بھی ایک طریق ہے کہ نمازون مین ان کے لئے دعائیں کرو۔ رکوع میں بھی دعا کرو۔ پھر سجدہ مین دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ اس بلا کو پھیر دے اور عذاب سے محفوظ رکھے۔ جو دعا کرتا ہے وہ محروم نہین رہتا کبھی ممکن نہین ہے کہ دعائین کرنیوالا غافل پلید کیطرح مارا جاوے۔ اگر ایسا نہو تو خدا کبھی پہچانا ہی نہ جاوے وہ اپنے صادق بندون اور غیرون مین امتیاز کر لیتا ہے۔ ایک بچایا جاتا ہے دوسرا اچایا جاتا ہے۔ غرض ایسا ہی کرو کہ پورے طور پر تم مین سچا اخلاص پیدا ہوجاوے +

حضرت مسیح موعود کی تبلیغ عورتون کو

ہم ذیل مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک سترہ برس پیشتر کی ایک تحریر شائع کرتے ہین اور اس کی اشاعت سے ہماری غرض اس حکم کی تعمیل ہے جو اس کے اوپر لکھا گیا ہے۔ جیسا کہ ناظرین ذیل مین ملاحظہ کرینگے۔ ہم امید کرتے ہین کہ جو مقصد اس تحریر سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا اس کے پورا کرنے کا ہمارے ناظرین لحاظ رکھینگے اور پورے طور پر تبلیغ کرینگے۔ ایڈیٹر

جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر مین جاکر اپنے کنبے کی عورتون کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سنادے اور ذہن نشین کردے اور جو عورت خواندہ ہو اُس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اشتہار بغرض تبلیغ و انذار

چونکہ قرآن شریف واحادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر وثابت ہے کہ ہریک شخص اپنے کنبہ کی عورتون وغیرہ کی نسبت جن پر کسی قدر اختیار رکھتا ہے سوال کیا جائیگا کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت مین اُس نے ان کو سمجھایا اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہین اس لئے مینے قیامت کی باز پرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ اُن مستورات ودیگر متعلقین کو (جو ہمارے رشتہ دار ... قارب واسطہ دار ہین) اُن کی بے راہیوں وبدعتون پر بذریعہ اشتہار کے انہین خبردار کرون کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ ہمارے گھرون میں قسم قسم کی خراب رسمین اور نالائق عادتین جن سے ایمان جاتا رہتا ہے گلے کا ہار ہو رہی ہین اور اُن بُری رسمون اور خلاف شرع کامون سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہین جو نیک اور دینداری کے کامون سے کرنا چاہئیے ہر چند سمجھایا گیا کچھ سنتے نہین ہر چند ڈرایا گیا کچھ ڈرتے نہین۔ اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہین اور خدا تعالےٰ کے عذاب سے بڑھکر اور کوئی عذاب نہین اس لئے ہم نے ان لوگون کے بُرا ماننے اور بُرا کہنے اور ستانے اور دکھ دینے سے بالکل لاپروا ہوکر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان سب کو اور دوسری مسلمان بہنون اور بھائیون کو خبردار کرنا چاہا تا ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے اور قیامت کو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہمکو کسی نے نہین سمجھایا اور سیدھا راہ نہین بتایا سو آج ہم کھولکر باواز بلند کہہ دیتے ہین کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقون کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے اُس راہ سے نہ بائین طرف مونہہ پھیرین نہ دائین اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم مارین اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نکرین۔ لیکن ہمارے گھرون مین جو بدرسمین پڑگئی ہین اگرچہ وہ بہت ہین۔ مگر چند موٹی موٹی رسمین بیان کی جاتی ہین تا نیک بخت عورتین خدا تعالیٰ سے ڈر کر اُن کو چھوڑ دین اور وہ یہ ہین

(۱) ماتم کی حالت مین جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخین مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات مونہہ پر لانا۔ یہ سب ایسی باتین ہین جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمین ہندوؤن سے لی گئی ہین۔ جاہل مسلمانون نے اپنے دین کو بُھلادیا اور ہندوؤن کی رسمیں پکڑ لین کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت مین مسلمانون کے لئے قرآن شریف مین یہ حکم ہے کہ صرف انا للہ وانا الیہ راجعون کہین یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہین اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھون سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ شیطان سے ہے +

(۲) دوم برابر ایکسال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتون کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنون مین سیاپا کرنا اور باہم عورتون کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ موُنہہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزون کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر مین یا ہماری برادری مین ماتم ہوگیا ہے یہ سب ناپاک رسمین اور گناہ کی باتین ہین جن سے پرہیز کرنا چاہیے

(۳) سوم سیاپا کرنیکے دنون مین بیجا خرچ بھی بہت ہوتے ہین حرام خور عورتین شیطان کی بہنین جو دور دور سے سیاپا کرنیکیلئے آتی ہین اور مکر اور فریب سے موُنہہ کو ڈھانک کر اور بہنون کیطرح ایک دوسری سے ٹکرا کر چیخین مار کر روتی ہین ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہین اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ مین تقسیم کیا جاتا ہے اس غرض سے کہ تا لوگ واہ واہ کرین کہ فلان شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا سو یہ سب شیطانی طریق ہین جن سے توبہ کرنا لازم ہے

۴ - اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا بُرا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ مین نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہوگئی ہون حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے عورتون کے لئے بیوہ ہونیکی حالت مین خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونیکی حالت مین بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتون کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتین جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہین۔ خود لعنتی اور شیطان کی چیلیان ہین جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے جس عورت کو اللہ رسول پیارا ہے اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کر کے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت مین مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے ✦

(۵) یہ بھی عورتون مین خراب عادت ہے کہ وہ بات بات مین مردون کی نافرمانی کرتی ہین اور ان کی اجازت کے بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہین اور ناراض ہونیکی حالت مین بہت کچھ بُرا بھلا ان کے حق مین کہہ دیتی ہین ایسی عورتین اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہین ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہین اللہ تعالے صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری اپنے خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم بجا نہ لائے اور پس پشت یعنی اس کے پیچھے اس کی خیر خواہ نہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتون پر لازم ہے کہ اپنے مردون کی تابعدار رہین ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہین اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو مین حکم کرتا کہ عورتین اپنے خاوندون کو سجدہ کیا کرین اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق مین کچھ بدزبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سنکر پھر بھی باز نہین آتی تو وہ لعنتی ہے خدا اور رسول اس سے ناراض ہین۔ عورتون کو چاہیئے کہ اپنے خاوندون کا مال نہ چراوین اور نامحرم سے اپنے تئین بچائین اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بغیر خاوند اور ایسے لوگون کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہین ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتین نامحرم لوگون سے پردہ نہین کرتین شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتون پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع عورتون کو اپنے گھرون مین نہ آنے دین اور انکو اپنی خدمت مین نہ رکھین کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔

(۶) عورتون مین یہ بھی ایک بدعادت ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے کوئی دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہین اور گالیان دیتے ہین اور شور مچاتے ہین اور اس بندہ خدا کو ناحق ستاتے ہین ایسی عورتین اور ایسے ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہین کیونکہ اللہ جلشانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہین مردون کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضروریات یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لین پھر جو شخص اللہ رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اس کو کیون بُرا کہا جائے ایسی عورتین اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکمون کا مقابلہ کرتی ہین نہایت مردود اور شیطان کی بہنین اور بھائی ہین کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے موُنہہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہین اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر مین ایسی بدذات بیوی ہو تو اُسے مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے

۷ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہین کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہین پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہین چاہتے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہین اور ایک طور سے وہ ان عورتون کے مددگار ہین جو اپنے خاوندون کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہین سو ان کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے ✦

(۸) ہماری قوم مین یہ بھی ایک نہایت بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہین کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہین کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریق ہے جو سراسر احکام شریعت کے برخلاف ہے بنی آدم سب خدا تعالے کے بندے ہین رشتہ ناطہ مین صرف یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت مین مبتلا نہین جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام مین قومون کا کچھ بھی لحاظ نہین صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے اللہ تعالے فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی تم مین سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ

ترہر ہیزگار ہے ❊

(۹) ہماری قوم مین یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیون مین صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری مین بہاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کہانا یہ دونون باتین عندالشرع حرام ہین اور آتشبازی چلوانا اور کنجرون ڈومون کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضایع جاتا ہے گناہ سر پر چڑھتا ہے صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنیوالا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستون کو کہانا پکاکر کہلا دیوے ❊

(۱۰) ہمارے گھرون مین شریعت کی پابندی کی بہت سستی ہے بعض عورتین زکوٰۃ دینے کے لائق اور بہت سا زیور اُن کے پاس ہے وہ زکوٰۃ نہین دیتین بعض عورتین نماز روزہ کے اداکرنے مین بہت کوتاہی رکھتی ہین۔ بعض عورتین شرک کی رسمین بجالاتی ہین جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویون کی پوجا کرتی ہین بعض ایسی نیازین دیتی ہین جن مین یہ شرط لگا دیتی ہین کہ [...]ین کہاوین کوئی مرد نہ کہاوے یا کوئی حقہ نوش نہ کہاوے۔ بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہین مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہین۔ ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگون کو نصیحت کرتے ہین کہ آؤ خداتعالیٰ سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب مین پڑوگے اور اُس غضب الٰہی مین مبتلا ہوجاؤگے جس کا انتہا نہین ❊

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار

ام احمد از قادیان

یسوع ناصری

نمبر (۱)

یسوع ناصری زمانہ سلف کے الجہنون مین ایسا الجہا ہوا ہے اور اس کی سرگذشت افسانہ سی ایسی مبہم ہے کہ ہم اس کو **نفسٹل پا بر ریگ** سے مشابہت دے سکتے ہین۔ ہم جانتے ہین کہ "یسوع" اس نام کا کوئی شخص ہوا ہے مگر واقعی ہمکو اس امر کا مطلق علم نہین ہے کہ وہ کس ڈھب کا آدمی تہا صرف انجیل ہی ایک ایسی کتاب ہے جس سے کہ ہم اس کے کچہ حالات معلوم کر سکتے ہین[۱] مگر غیر متعصب محققین کی تفتیشات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انجیل بعید از قیاس اور دور از فہم و فراست قصون اور افسانون کا بے ترتیب مجموعہ ہے نہ کہ کوئی معتبر تواریخ یسوع کی بابت کوئی صاف اور یقینی دعوی کرنا فرض سے کم دبیش اور کچہ نہین ہے اس لئے ہم صرف قیاس دوڑا سکتے ہین ❊

لبرل مصنف لاحاصل فلاسفی چہانٹتے ہین اور فصاحت گھوڑتے ہین جبکہ نئے عہد نامہ کی تواریخی صحت کی بیخ کنی کر دینے پر بھی وہ یسوع کی مدح سرائی کرتے ہوئے اس کو بنی نوع انسان میں سب سے نیک اور اعلی انسان قرار دیتے ہین[۲]

لیکن واقعات اس ڈھنگ کی بحث کی ہرگز اجازت نہین دیتے۔ ہم مناسب طور پر اس کے نام کی عزت کر سکتے ہین اور زمانہ قدیم کے مذہبی پیشواؤن ریفامرون اور نیک مردون کی فہرست مین اس کا نام درج کر سکتے ہین مگر اس سے تجاوز کرنا پرلے درجے کی بے انصافی ہے۔

اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ یسوع کی سرگزشت مندرجہ نیا عہد نامہ اس شخص کی سوانحعمری کا جزو ہے جو کہ فی الحقیقت پیدا ہوا اور ستایا گیا تو وہ ایک گزرے ہوئے زمانہ کے قصون سے اخذ کئے ہوئے خیالات سے ایسی خلط ملط ہوئی ہوئی ہے کہ ان کی تہ مین اگر کوئی تواریخ کے ٹکڑے ہون بھی تو ان کا پتہ لگانا ناممکن ہے **گوتم بدھ** بلاشبہ ایک تواریخی شخص تہا تو بھی اسکی سرگذشت مین اس قدر دست اندازی کی گئی ہے کہ ہم درحقیقت اس کی بابت یقینی طور پر کچہ نہین جانتے ہین۔ سکندر اعظم ایک تواریخی شخص تہا تو بھی اس کی تواریخ افسانون کا ایک انبار ہے یہی حال **کرشن شنکر کبیر نانک** اور بیسیون دیگر مہان پرشون کا ہے ❊

بذریعہ علمی تحقیقات کے ہم اصلی یسوع کا کوئی پتہ نہین لگا سکتے اس کی تصویر بحال نہین ہوسکتی اس نے کوئی تحریری یادداشت اپنی بابت نہین چھوڑی۔ اُس کے پیرو ناخواندہ تہے اس کا زمانہ جہالت کا زمانہ تہا **پال** کو صرف اس کی روایتین دستیاب ہوئین وے کہان تک صحیح ہین اُس کے جاننے کا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ صریحاً نہ ہی تو وے جمع کئے جانے کے لائق معلوم ہوتی ہین اور نہ ہی ان مین ایسی مطابقت ہے کہ ہم ان کو پال کے ذاتی خیالات سے جدا کر سکین جیساکہ مسٹر [illegible] صاحب فرماتے ہین "وہ یسوع جو کہ اس پر پوشیدہ الہام نازل کرتا ہے شخص" دو اس کو ربانی کہنا مبالغہ نہیں ہے "

یہی حال اکثر دیگر لبرل مصنفون کا ہے۔ العجب!

فٹ نوٹ [۱] انسان یسوع اُس کے خیال اور ارادون اور اس کے زمانہ کے بیرونی شکل کے علم کے لئے ہماری امید صرف نیا عہد نامہ ہے اگر یہ امید ٹوٹ جائے تو اس کی ستاریدار شہرت کا ستون دار آسمان بوسیدگی ہے۔ عیسویت کی بنیاد جہانتک کہ یہ خارجی اور شخصی ہے تنکون پر رکھی گئی " (جان ڈبلیو۔ کیدوک)

[۲] مسٹر رے مین صاحب یسوع کو باوجود مجذوب قرار دینے اور یہ بات قبول کرنے کے کہ اس کے دوست اس کو دیوانہ خیال کرتے تہے اور اس کے دشمن مشہور کرتے تہے کہ اس کے اندر بھوت ہے فرماتے ہین " وہ شخص جس کا کہ یہان نقشہ کھینچا گیا ہے انسانی عظمت کی چوٹی پر درجہ حاصل کرنیکا مستحق ہے " " یہ نہایت اعلی انسان ہے۔ ایک عظیم الشان

اس کا من گھڑت ایک سایہ ہے" یہ اس کا اپنا آپ ہے جسکو کہ سنتا ہے۔ جبکہ خیال کرتا ہے کہ یسوع مجھ سے بول رہا ہے[۱] ۔

دین عیسوی کے قدیم حمایتوں اور کرسچن چرچ کے نا دروں کی تحریروں کے مطالعہ کرنے میں جہانکہ ہمیں قدرتاً ایسی زبان کی امید کرنی چاہئے جو کہ واقعات مندرجہ انجیل کا صحیح صحیح وقوع پذیر ہونا بیان کرنے والی ہو (اگر وہ واقعات دراصل وقوع میں آئے ہوں) ہم صرف ایسی زبان ہی نہیں پاتے۔ بلکہ دیکھتے ہیں کہ جا بجا لفظوں کا ہیر پھیر کر کے جان بوجھ کر مغالطے دئے گئے ہیں۔ اور نفس مضمون کا ذرا بھی خیال نہ رکھتے ہوئے ہر قسم کی حیلہ سازی کو کام میں لایا گیا ہے اگر ہم خاص اس جگہ جاویں جہاں کہا جاتا ہے کہ یسوع مسیح دفن کیا گیا تھا تو ہم وہاں صرف یہی پاوینگے کہ وہ وہاں کبھی نہیں تھا تواریخ اس کے انسانی شکل میں موجود ہونے کی شہادت طلب کرتی ہے لیکن ایک دیوار پر تیزی سے دوڑتے ہوئے سایہ سے بڑھکر اس کو اس کا کوئی سراغ نہیں ملتا ۔

"بیت اللحم کا ستارہ" اس کے راستہ پر نہیں چمکا اور انتظام قدرت اس کے مشاہدہ بغیر معطل کیا گیا۔ تواریخ یورپ کے مجوسیوں کی ہمزبان ہو کر پوچھتی ہے "وہ کہاں ہے جو پیدا ہوا ہے یہودیوں کا بادشاہ" مگر اس کو انکی مانند اپنے سوال کا کوئی جواب نہیں ملتا سوائے اس ہدایت کے جو کہ ایک مقام کی ویسی ہی رہنمائی کرتی ہے جیسی کہ دوسری کی سوائے اُن بیانات کے جو کہ ایس کیولاپنٹس بدھ اور کرشن سے ویسے ہی منسوب ہوتے ہیں جیسے کہ یسوع سے۔ سوائے ان پیشینگوئیوں کے جنکے پورا ہونیکی کوئی شہادت نہیں ملتی سوائے ان معجزوں کے جنکا جنہیں دیکھنے والا کہا جاتا ہے۔ اُنہیں ہی اُن سے منکر بھی بتلایا جاتا ہے۔ سوائے غیر معتبر بیانات بغیر تاریخ واقعات اور گمنام تحریروں کے یسوع کی شاگردی کا دم بھرنیوالے بے فائدہ جوسیفس و رٹیکٹس[۱] کے فقروں کو پیش کرتے ہیں ان کا یسوع کے مصلوب ہونے کی جگہ۔ اصلی صلیب کے ٹکڑوں یا کیلوں کو جن سے اس کے ہاتھ پاؤں چھیدے گئے تھے اور قبر جسمیں کہ وہ رکھا گیا تھا بطور شہادت پیش کرنا لا حاصل ہے۔ دوسروں نے بیسیوں دیومالا کے دیوتوں کے لئے جو کہ کبھی اس دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوئے اسی قسم کی باتیں گھڑی ہیں کیا ٹائنا کے ایپولو بینئس کے عزیز شاگرد ڈامس نے ہندوستان کو آتے ہوئے کوہ قاف پر وہی زنجیریں نہیں دیکھی تھیں جن سے کہ پرومیتھئس چٹانوں کے ساتھ باندھا گیا تھا؟

کیا [illegible] نہیں کہتے تھے کہ ھرکیولیز اُن کے ملک میں گیا تھا؟ اور کیا وے اپنی کہانی کو ثابت کرنے کے لئے ایک چٹان پر اس کے پاؤں کا نقش نہیں بتلاتے تھے[۲] کیا کیڈز میں اس کی قبر نہیں دیکھی جاتی تھی اور وہاں اس کی ہڈیاں نہیں دکھلائی جاتی تھیں[۳]؟ کیا یونان میں باچس کا مزار نہیں دیکھا جاتا تھا[۴]؟ کیا ڈیلفی میں اپولو کا مقبرہ نہیں دیکھا جاتا تھا۔ کیا ایچلیز کی قبر ڈوڈونا میں نہیں دیکھی جاتی تھی۔ جہانکہ سکندر اعظم نے اس پر ایک تاج رکھکر عزت کی[۶]

کیا ایس کیولاپیئس کی قبر کینٹیا میں دریائے لیوسس کے نزدیک ایک گُفا میں نہیں بنی ہوئی تھی[۷]۔ کیا ڈیوکالیئس (جو کہ طوفان سے بچ رہا تھا) کی قبر ایتھنز میں اولمپیئس جوو کی سنکچوائری کے نزدیک نہیں بتلائی جاتی تھی[۸]؟ کیا اوسیرس کی قبر مصر میں نہیں دیکھی جاتی تھی جہانکہ پروہت مقررہ وقتوں پر جلوس میں جاتے تھے اور اس پر پھول چڑھاتے تھے[۹]؟ کیا یونس (جو کہ ایک مچھلی سے نکالا گیا تھا) کی قبر نینی یونس میں موصل کے نزدیک نہیں دیکھی جاتی تھی[۱۰]۔ کیا آدم۔ حوا۔ ہابیل۔ شیث ابراہیم اور دیگر پرانے عہد نامہ کے اشخاص کی قبریں تاحال نہیں دیکھی جاتی ہیں[۱۱] اور کیا بادشاہ کانسٹنٹائن نے سینٹ جارج کے مقبرہ پر ایک خوبصورت گرجا سمرپن نہیں کیا تھا[۱۲]؟ تب یسوع ناصری جیسے شخص کی ہستی کے ثبوت میں اس قسم کی شہادت کیا وزن رکھتی ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ اس کی زندگی کے ریکارڈ ذراتنے بہت قلیل ہیں اور ان کو کلیسائی مطلب۔ تعصب باطل پرستی اور جہالت کے ہاتھوں نے ایسا بنا دیا ہے رنگ دیا ہے۔ اور بدل دیا ہے کہ اصلی نقشے کا پتہ لگانا مشکل ہے باقی آئندہ

(آریہ میگزین)

[۱] پلل کا یسوع کوئی شخص نہیں تھا لیکن ایک خیال تھا اُس نے شخصی یسوع کی بابت واقعات دریافت کرنے کی محنت گوارا نہیں کی وہ دراصل اس بات کا فخر کرتا تھا کہ اُس نے حواریوں سے کچھ نہیں سیکھا اس کا مسیح ہر ایک نئی ضرورت کے موافق سال بسال نئی طاقتوں اور اوصاف کو اختیار کرتے ہوئے اپنے خیال اور جذبات سے نکالا ہوا ایک وہمی قیاس تھا۔

(جان۔ ڈبلیو۔ کیڈوک)

[۱] اس بارے میں ہم ایک علیحدہ مضمون لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

[۲] دیکھو ہیروڈوٹس بک ۴ باب ۸۲

[۳] دیکھو ڈوینیواس صفحہ ۲۶۴ + [۴] نائیجنز ایشنٹ آرٹ اور مائیتھالوجی صفحہ ۱۹۶ مسٹریز آف ایڈنی صفحہ ۹۰

[۵] دیکھو ڈوینیواس صفحہ ۲۶۴ + [۶] دیکھو بیلز پیتھین جلد اول صفحہ

[۷] بیلز پیتھین جلد اول صفحہ ۲۷

[۸] ایضاً جلد اول صفحہ ۲۷

[۹] ایضاً جلد اول صفحہ ۱۲ اقدم بوینک صفحہ ۱۵۵

[۱۰] چمبرز آرٹیکل جونا)

[۱۱] بائیبل فار لینرز جلد اول صفحہ ۲ ۱۵ ۔ گولڈ زیہیر صفحہ ۲۸۰

[۱۲] اکیوری اس متھس صفحہ ۲۶۴)

اسمٰعیل

تثلیث اور توحید

کہ اس شخص کا نظیر سخاوت مین دنیا مین نہیں بخشتہ صدہا کتابین ان واقعات سے بھری ہین اور جب آپ نے برابر بیس برس تک دکھہ اٹھاکر مکہ فتح کیا اور ان لوگون پر قابو پایا جو ہزارون خون ریزیون کے وجہ سے اس لائق تھے کہ ان کی بوڑھی اور جوان عورتین اور شیر خوار بچے مع ان کے قتل کئے جاتے تو آپ نے تمام لوگون کا گناہ بخش دیا اور کہا کہ آج مین تم سے وہ معاملہ کرتا ہون کہ جو یوسف نے قابو پانے کے بعد اپنے بھائیون سے کیا تھا جاؤ مین نے سب کو آزاد کر دیا یہ کہنا مکہ والون کے لئے بڑا نشان ہوا اور سچائی کے قبول کرنے کے لئے ان کے دل اچھل پڑے اور طاقت بالا ان کو کھینچکر لے گئی اور شام ہونے سے پہلے ہی سب نے اسلام قبول کر لیا اب دیکھو کیسی صفائی سے ثابت ہوا کہ اخلاق فاضلہ جو کہ خدا کی صفات کے ظل ہوتے ہین یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی ثابت ہین اور آپ صرف سخی اور کریم النفس ہی نہین بلکہ حلیم اور پاک سینہ اور دشمنون کے گناہ بخشنے والے تھے غرض جنگون کے میدانون نے آپکی شجاعت کو ثابت کیا اور داد و دہش نے آپ کی سخاوت ثابت کی اور دشمن پر قابو پاکر گناہ بخش دینے نے آپکے اعلی درجہ کا حلم اور رحیم ہونا ثابت کر دیا

پھر ہم حضرت مسیح کی خدائی کی کوئی جز تلاش کرنے کے لئے یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ کیا خدا کی عام خدائی کی طرح ان کی دعوت عام تھی یا ایک خاص گروہ تک محدود تھی۔ ظاہر ہے کہ خدا صرف یہودیون کا خدا نہین بلکہ تمام قومون یہودی مجوسی۔ عیسائی ہندو۔ ستارہ پرست وغیرہ کا خدا ہے اور جو شخص خدا کا پورا ظل ہو کر دنیا مین ہدایت کے لئے آتا ہے ضرور ہے کہ اس کی دعوت بھی عام ہو اور چاہیئے کہ اس کی فطرتی ہمدردی کا دائرہ اس قدر وسیع ہو جسقدر زمین پر مختلف قومین وسعت کے ساتھ موجود ہین غرض مظہر کامل کے لئے یہ ضروری ہے کہ جیسے خدائی عام ہے ویسا ہی اس کی دعوت بھی عام ہو اب دیکھو یہ تعجب کی جگہ ہے یا نہیں کہ دعوی تو خدائی کا ہے مگر ہمت اس قدر منقبض اور مضمحل ہے کہ صرف ڈیڑھ قوم یہود تک جو بارہ قومون مین سے باقی رہ گئی تھی اور وہ بھی ذلیل اور پست حالت مین تھی صرف انھی تک حضرت مسیح اپنی خدائی کا دائرہ محدود رکھنا چاہتے ہین گویا رب العلمین کے مقابل پر ایک چھوٹی سی خدائی کی تجویز کی گئی ہے کیا خدا کی خدائی یہودیون کے چند اُجڑے ہوئے گھرون تک محدود تھی مین کیونکر مان سکتا ہون کہ جو شخص اپنے تئین اس خدا کا اوتار قرار دیتا ہے کہ جو دنیا کی تمام قومون کا خدا ہے اس کی ہمت اور نظر صرف اپنے چند آبائی شریکون تک ہی محدود رہے۔

دیکھو جو خدا کا پورا خلیفہ اور مظہر اتم تھا اس نے مسیح کی طرح نہین کیا جو صرف مکہ والون تک اپنی دعوت کو محدود رکھا ہو بلکہ ظاہر کر دیا کہ وہ بھی خدا کی طرح اپنی دعوت عام رکھتا ہے۔ ہم اس مقام مین کسی پر زبردستی نہین کرینگے بلکہ صرف ہم حضرت مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت اور ہمدردی کا بالمقابل اندازہ دکھلانے کے لئے انجیل اور قرآن شریف مین دو آیتین لکھدیتے ہین تا ناظرین کو معلوم ہو کہ ان دونون بزرگ نبیون مین سے کون نبی صفت علو ہمت اور عام ہمدردی کی بنا پر دعوت کے لئے اُٹھا ہے اور کون نبی صرف اپنے خاندان کے چند گھرون تک اپنی ہمت اور ہمدردی محدود رکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ انسان کی پاک فطرت اور پورا مظہر الہی ہونے کے لئے یہ بھی ایک پیمانہ ہے کہ بنی نوع کی ہمدردی کے بارے مین اس کی ہمت ایسی عالی اور اس کی خیر خواہی ایسی اتم اور اکمل ہو کہ کوئی فرد انسانی اور کوئی قوم اس کے نیک ارادون سے باہر نہ رہ سکے ایسا شخص درحقیقت خدا کا کامل مظہر اور کامل خلیفہ ہوتا ہے جس کی بنی نوع کے لئے ہمدردی تمام انسانی روحون پر محیط ہوتی ہے اور ایسی کامل ہوتی ہے جو خدا کی ربوبیت اور رحیمیت کے دوش بدوش چلتی ہے۔ سو اس عظیم الشان صفت کی جب ہم حضرۃ مسیح مین تلاش کرتے ہین تو چارون انجیلون کی ورق گردانی کر کے صرف ہمیں یہ آیت ملتی ہے کہ مین بجز بنی اسرائیل کی بھیڑون کے اور کسیکی طرف نہیں بھیجا گیا (متی ۱۵/۲۴) لیکن قرآن اس بات سے بھرا پڑا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئین تمام نوع انسان کی اصلاح کے لئے پیش کیا جیسا کہ خدا نے فرمایا قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعًا وما ارسلناک الا رحمة للعالمین یعنی کہدے کہ مین تمام انسانون کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہون اور ہم نے تمام عالمون کے لئے تجھے ایک رحمت مجسم بناکر بھیجا ہے۔

اب دیکھو کہ دعوت کے امر مین محمدی ہمت نے زمین کا کوئی ایسا گوشہ نہ چھوڑنا نہیں چاہا جسمین کوئی فرقہ انسانون کا موجود ہو بلکہ تمام انس و جن کو ہدایت کے لئے بلایا ہے اور کسی سے بخل نہین کیا پھر آنجناب کے مقابل پر اس نبی کو دیکھو جس کی طرف خدائی کا دعوی منسوب کیا گیا ہے کہ اسرائیل کی بھیڑون سے باہر قدم رکھنا نہین چاہتا اور پھر حیرت پر حیرت یہ کہ اس فرض کو بھی پورا نہ کر سکا۔

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کے ظہور سے بہت عرصہ پہلے بنی اسرائیل کے فرقے زمین پر متفرق ہو چکے تھے بلکہ ان کے بارہ فرقون مین سے دس فرقے دنیا کے مختلف مقامات اور بلاد مین بخت نصر کے حادثہ کے وقت پراگندہ ہو چکے تھے۔ خود محقق عیسائی اس بات کے قائل ہین کہ بعض فرقے ان مین سے ایران کی طرف سے ہوکر افغانستان مین اقامت گزین ہو گئے تھے اور درحقیقت وہی لوگ ہین جو اب افغان کہلاتے ہین اور ان ملکون مین آباد ہین اور بعض فرقے انہین مین سے ہندوستان سے ہوکر کشمیر کی طرف چلے گئے اور یہ ثابت شدہ امر ہے کہ کشمیری لوگ درحقیقت وہی اسرائیلی ہین جو طرح طرح کے انقلاب کے بعد آخر مسلمان ہو گئے اور پھر توریت کی آخری وعدہ کے موافق حق قبول کرنیکے بعد ان کو سلطنت بھی دی گئی جیسا کہ ظاہر ہے

کہ افغانون مین بھی ابتک سلطنت اور حکمرانی پائی جاتی ہے اور کشمیری بھی بادشاہ رہے ہین اور بعض یہودیونان کی طرف بھی چلے گئے تھے اور بعض تبت میں اور بعض چین تک بھی گئے لیکن ان کا گروہ کثیر افغانستان اور کشمیر میں رہا

پھر اگر مسیح اس دعوے مین سچا تہاکہ وہ بنی اسرائیل کی متفرق بھیڑون کو جمع کرنے آیا ہے تو اس کا فرض تہاکہ صلیب کے واقعہ کے بعد ان تمام ملکون کی سیاحت کرتا جن مین یہودنے بود وباش اختیار کرلی تھی اور مناسب تہاکہ جبکہ وہ یروشلم کے یہودیون کی اصلاح سے نومید ہوچکا تہا تو بلاتوقف صلیب سے نجات پاکر یا بقول عیسائیان دوبارہ زندگی حاصل کرکے ہندوستان مین آتا اور ایران اور افغانستان کی سیر کرتا اور کشمیر مین جاتا اور اس ملک کے یہودیون پر اتمام حجت کرتا اور اس حیات ابدی کی طرف ان کو بلاتا جس سے یروشلم کے یہودی بے نصیب رہے تھے اور اسطرح اپنا فرض پورا کرکے ان کامل بندون مین داخل ہوتا جو اپنی ذمہ واری کے کامون کے لئے جان دینے تک کو طیار ہوتے ہین۔ یہ کس قسم کی دانشمندی تھی کہ فرض منصبی تو ابھی پورا نہین کیا اور وہ بد قسمت قومین جن کی اصلاح کے لئے آیا تہا ابھی اکثر ان کے بلکہ قریبًا تمام انکو ایک قلیل فرقہ کے اس کے آنے سے ہی بیخبر ہین جھٹ آسمان پر جا بیٹھا۔ کیا آسمان پر بھی کوئی یہودیون کا فرقہ رہتا تہا جن کی اصلاح کے لئے آسمانی سفر بھی ضروری تہا اور جبکہ مسیح مین اس قدر قوت اور طاقت موجود تھی کہ وہ آسمان پر چڑھ گیا تو اس صورت مین ظاہر ہے کہ کشمیر کا سفر اس کے لئے کچھ مشکل نہ تہا بلکہ یہ ملک بلاد شام سے آب و ہوا مین بہت ملتا تہا اور سچ تو یون ہے کہ افغانستان مین جانا بھی کچھ دشوار نہ تہا پھر اس کو کیونکر یہ خیال آیا کہ اپنے فرض سے سبکدوش ہونے سے پہلے ہی لاکھون یہودیون کو بے خبر اور ناکام چھوڑ کر آسمان کی راہ لی۔ تعجب کہ کیونکر اسکا قدم آسمان کی طرف چلا اور کیونکر اس کے کانشنس

نے قبول کرلیا کہ ایک گروہ کثیر یہودیون کو جو صدہا سال سے اس کی انتظار کررہے تھے اور دن رات اس کے ظہور کے لئے دعائین مانگتے تھے اور وطن سے بے وطن تھے بیگبارگی اس نے فراموش کردیا اور ایک ذرہ ہمدردی کی رگ جنبش مین نہ آئی ✦

اسمیں کچھ شک نہیں کہ اگر وہ اپنا فرض منصبی ادا کرلیتا تو قابل تعریف ٹھہر جاتا آسمان پر نبی سیاح کہلاتا اور زمین پر تکالیف سفر کی وجہ سے قوم کی نظر مین سچا فدیہ ٹھہرتا ظاہر ہے کہ آسمان پر اس کا بیٹھنا نہ اس کے لئے مفید تھا اور نہ اس کی قوم کے لئے۔ سچا فدیہ یہی تہاکہ وہ یہودیون کا پتہ لگاکر ان دور دراز ملکون تک سفر کرتا کہ جن ملکون مین یہودیون نے بود وباش اختیار کرلی تھی اور اس عظیم الشان فدیہ کی یادگار کے لئے نہایت مناسب اور موزون تہاکہ وہ اسی تلاش مین غریبانہ مرتا اور غیر ملک مین اس کی قبر ہوتی۔ تب ہر ایک عقلمند قائل ہوتا کہ درحقیقت اس نے قوم کی بھلائی کے لئے اپنی جان کو مشقت اور تکلیف مین ڈالکر اور آخر اسی راہ مین جان دیکر ان کے لئے اپنے تئین کفارہ کیا۔ مگر یہ بیہودہ کفارہ سمجھ مین نہین آتا کہ قوم کے تو لاکھون آدمی ابھی اس کے وجود سے ہی بے خبر بیٹھے ہین مگر اس نے ایک لعنتی موت کو اپنے لئے پسند کرلیا۔ ایسے کفارہ مین کوئی سچی فلاسفی مخفی نہین۔ اگر زید کے سر مین سخت درد ہو تا ہو اور بکر اس کی اس حالت سے گھبرا کر ایک پتھر سے اپنا سر پھوڑ دے تو کوئی عقلمند اقرار نہیں کریگا کہ بکر نے زید کی خیر خواہی کے لئے یہ فعل کیا اسیطرح مسیح کی حقیقی خیر خواہی یہودیون کے حق مین اسی مین تھی کہ وہ تکالیف سفر اپنے پر گوارا کرتے اگر ایسا کرتے تو خدا کی راہ مین سچے شہید کہلاتے اور چونکہ مسیح کے لفظ کے ایک یہ بھی معنی ہین کہ بہت سیاحت کرنیوالا لہٰذا وہ اس سیاحت سے ان معنون کے بھی مصداق ہوجاتے تب ہر ایک شخص آہ کھینچکر کہتا کہ کاش مین بھی قوم کے لئے ایسی ہی تکالیف اُٹہاکر قوم کے لئے فدیہ ہوتا جیساکہ

مسیح نے اُٹھائین اور فدیہ ہوا اور آئندہ نسلون کے لئے یہ اس کا کارنامہ آب زر سے لکھنے کے لائق ہوتا کہ وہ قوم کی اصلاح اور دستگیری اور غمخواری کے لئے دور دراز ملکون مین گیا اور غربت اور مسافرت کی حالت مین جان دی اور وہیں دفن ہوا اور اس صورت مین وہ ہجرت کی سنت قدیمہ کو بھی جو سنت انبیاء ہے پورا کرلیتا بلکہ اپنے اس قول کے رو سے جو نبی بے عزت نہین مگر اپنے وطن مین آسمان اور زمین دونون جگہون مین عزت پاتا ہائے اس نے یہ کیا کیا کہ اپنے فرض منصبی کو ناتمام چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھا گویا بار نبوت سے گھبراکر گوشہ گزینی اور آرام پسندی اختیار کی جو طریق مردی اور فتوت سے بہت بعید ہے ✦

غرض حضرت مسیح کا اپنے فرض منصبی سے قاصر رہنا اور ان کے مقابل پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام انسانون کو پورے جوش سے ہدایت کے لئے دعوت عام کرنا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح مین ایک ایسا فرق ہے جس سے بداہتہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مین صفت رحمت عامہ موجود تھی اور وہ تمام لیاقتین آپکے نفس نفیس مین جمع تھین جو دنیا کی تمام مختلف قومون کو دعوت کرنے کے لئے ایک کامل مصلح مین ہونی چاہئین مگر حضرت مسیح کی فطرت مین نہ رحمت عامہ اور نہ باقی یہ تمام صفات موجود تھین یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح کی ہمت اپنی قوم کے چند نفر گنہگارون سے یعنی یہود سے آگے نہ بڑھ سکی کیونکہ ان کی فطرت مین آگے بڑھنے کے قوے موجود نہ تھے ناچار انھون نے ایک تھوڑے سے اور مختصر کام پر ہی اپنی نبوت کو ختم کردیا اور صاف اقرار کردیا کہ مین صرف یعقوب کی اولاد اور اپنے جدی لوگون کے لئے پیغام دعوت لیکر آیا ہون اور دنیا کی قومون سے مجھے کچھ کام نہین لیکن محمدی

ہمت اور فطرت چونکہ تمام انسانی روحون سے ہمدردی کا تعلق رکھنی تھی اور آنجناب کی وہ روح تھی جس سے تمام روحین فیضیاب ہونے کے لئے پیدا کی گئی تھین لہذا اس عالی ہمت نے اس پر اکتفا نہ کیا کہ وہ صرف قریش تک ہی اپنی رسالت کو محدود رکھتے یا محض عرب تک ہی اپنی دعوت کا انحصار کر لیتے بلکہ تمام نوع انسان کو دین اسلام کی طرف بلایا اور یہ ثابت کر دیا کہ اس پاک اور کامل فطرت کو یہ جوش دیا گیا ہے کہ ہر ایک جو زمین پر رہنے والا ہے خواہ نوع انسان مین سے ہے یا نوع جن مین سے ہے وہ اُس کے فیض عام سے فائدہ اُٹھاوے سچ تو یہ ہے کہ زمین کے تمام کنارون تک عام ہمدردی کا خیال دل مین بھر جانا اور عام قومین جو دوسری قومون سے بکلی منقطع ہو کر اور علیحدہ علیحدہ مذہبون اور نامون سے مخصوص ہو کر اپنی اپنی جگہ پر مستقل ہو چکی تھین سب کی اصلاح کا فکر کرنا اور سب کو نیکی اور ہدایت کی طرف بلانا اس قسم کی دعوت عامہ کا منصب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی کو بھی نہیں دیا گیا ان مین سے بعض کا تو وہ زمانہ تھا کہ ہنوز مختلف قومین دنیا مین آباد نہین تھین اور بوجہ نہ پڑنے کسی تفرقہ قاطعہ کے تمام انسان ایک ہی قوم کے حکم مین تھے اور بعض کا وہ زمانہ تھا کہ قومین آباد تو تھیں مگر ایک کو دوسری کی خبر نہ تھی یا خبر بھی تھی مگر ملاقات باہمی سخت دشوار تھی سہل اور آسان نہ تھی ان دونون مذکورہ بالا صورتون مین غیر ممکن تھا کہ کسی نبی کی انبیاء گذشتہ میں سے کل قومون کے لئے دعوت عامہ ہوتی یا وہ دعوت کل قومون کے لئے دعوت کہلا سکتی پس جیسا کہ دوسرے نبیونکو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر چکے ہین تمام قومون کے لئے دعوت عامہ کا منصب نہین دیا گیا ایسا ہی حضرت مسیح کو بھی نہین دیا گیا یہ منصب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی خاص کیا گیا کیونکہ آپ ہی کی فطرت اس بوجھ کی متحمل ہوئی اب جہان تک انسانون کیلئے خدا تعالیٰ کی خدائی کا زمین پر دامن پھیلا ہوا ہے وہان تک ان تمام انسانون کے لئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی عام ہے اور یہ ایک عظیم الشان خصوصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین ہے جسمین کوئی دوسرا نبی شریک نہیں +

ظاہر ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کا مظہر تام ہوتے یا یون کہو کہ خدا ہوتے تو یہ خصوصیت انمین ہونی چاہئے تھی اور ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ اس ذات کامل کا روپ بنکر جس نے سب انسانون کے لئے اپنے سورج اور چاند اور دوسری مخلوقات کو پیدا کیا ہے ایسی کم ہمتی دکھلاتے کہ صرف یہودیون کے معدودے چند گھرون تک اپنی نبوت کو منحصر کر لیتے بلکہ چاہئے تہا کہ وہ یہ کہتے کہ جیسا کہ خدا تمام نوع انسان کا خدا ہے ایسا ہی مین بھی تمام نوع انسان کے لئے بھیجا گیا ہون اور یہ عذر کہ اگرچہ پہلے اُنھون نے یہی کہا تہا کہ میری رسالت بنی اسرائیل تک ہی محدود ہے اور مین خاص انھی کے لئے بھیجا گیا ہون مگر آخر کو اس قول کی پابندی چھوڑ دی اور اپنے اس اقرار پر قائم نہ رہ سکے اور پھر دعوت عام کا دعویٰ کر دیا یہ جواب ایسا ہے کہ بجز اس کے کہ ایک طور سے حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کی ہجو کی جائے اور یہ مان لیا جائے کہ ان کی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی تھی کہ ان کو اپنے قول اور اقوال کا کچھ بھی پاس نہ تھا اور کچھ بھی اس جواب کا نتیجہ معلوم نہین ہوتا کیونکہ جبکہ خود بقول حضرت مسیح کے یہ بات فیصلہ پا چکی تھی کہ وہ صرف یہودیون کے لئے بھیجے گئے ہین نہ کسی اور کے لئے تو پھر اس فیصلہ اور اس اقرار کے بعد ان کیلئے یہ گنجائش باقی نہیں تھی کہ وہ پہلے بیان سے انکاری ہو کر یہ کہدیتے کہ مین نہ صرف بنی اسرائیل کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے بھیجا گیا ہون اس کی تو بعینہ یہ مثال ہے کہ مثلاً فرض کرو کہ گواہ خالد نام نے حلف اُٹھا کر ایک جج کے سامنے اول یہ بیان کیا کہ زید نے جو ایک بڑا مالدار تھا ایک کروڑ روپیہ مجھے اس غرض سے حوالہ کیا تھا کہ مین اس روپے کی کوئی جائداد خرید کر بکر کو اس کی طرف سے دیدون اور وہ جائداد کا مالک واحد ہوگا اور اس جائداد مین کسی اور شخص کو ایک پیسہ کا بھی حصہ دار قرار نہ دیا جائیگا اور پھر اپنے تتمہ بیان مین لکھوایا کہ زید نے یون کہا تھا کہ وہ جائداد صرف بکر کے حوالہ نہین کی جائیگی بلکہ اس کے پچاس اور شخص بھی مالک ہونگے اور بکر کے شریک مساوی نہ کہ بکر اکیلا اور ان کے یہ یہ نام ہین تو اب بتلاؤ کہ کیا وہ جج اس مختلف بیان کو صحیح سمجھ لیگا اور پیش کردہ اشخاص کو بکر کے شریک قرار دیدیگا نہیں بلکہ مین سچ سچ کہتا ہون کہ وہ اسی وقت اس کو حلف دروغی کے مقدمہ مین پھنسائیگا اور اس سے پوچھے گا کہ تیرے ان دونون بیانون مین سے کونسا سچا اور کونسا جھوٹا ہے اور آخر قانون کی حد تک حلف دروغی مین اس کو سزا دیگا

یہ حضرت عیسیٰ کی سخت بے ادبی ہے کہ نعوذ باللہ ایسے تناقض اقوال ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہین جو کسی عدالت مین پیش ہونے سے جرائم قابل سزا مین پھنساتے ہین لیکن افسوس کہ حضرات پادری صاحبون کو اس حرص شدید کی وجہ سے کہ کسی طرح حضرۃ مسیح کو خدا مان لیا جائے یہ محسوس ہی نہین ہوتا کہ ان کی کلام مین امور متناقضہ اور متضادہ جمع ہو گئے ہین۔ ایک بات کرتے ہین اور پھر اسی وقت دوسری بات اس کی ضد اور اس کی نقیض بیان کر دیتے ہین مثلاً ایکطرف تو یہ کہتے ہین کہ مسیح خدا کامل ہے اور پھر دوسری طرف یہ بھی کہدیتے ہین کہ وہ انسان کامل ہے اور نہین سوچتے کہ جب تمام انسانی لوازم انسانیت کا کمال ثابت کرنے کے لئے انکی ذات میں جمع ہونگے تو وہ الوہیت کے کمالات کے مخالف پڑین گے کیونکہ ایک طرف تو انسانی جہالتین اور انسانی سہو ونسیان اور انسانی شہوات کا طوفان حضرۃ مسیح کے نفس مین مان لیا جائیگا اور پھر اسی نفس کی نسبت یہ بھی عقیدہ رکھنا پڑیگا کہ تمام جہالتون سے ازلی پاک اور تمام سہو ونسیان سے ازلی برتر واعلیٰ ہے۔ پادری صاحبون کیلئے ہرگز مناسب نہین کہ اپنے غلط عقیدہ کو خواہ نخواہ صحیح ٹھہرانے کے لئے حضرت مسیح کے کلام کو تناقضات کا مجموعہ بنا دین اور اس طرح پر یہودیون کو نکتہ چینی کیلئے……

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

تاج پوشی کا التوا ۲۶ جون کا دن حضور قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم کی تاج پوشی کی رسوم ادا ہونے کے لئے مقرر ہوچکا تھا مگر شاہنشہون کے شاہنشاہ مالک الملک مولی کریم کے حضور اس مبارک تقریب کے لئے ابھی اور وقت آنے والا تھا اس لئے ملک معظم کی علالت طبع کی خبر نے کل وفادار رعایا کو سخت صدمہ پہنچایا ہے مگر مرضی مولا از ہمہ اولی۔ آپ کی بحالی صحت کے لئے عام دعائین کی گئی ہین اور خداوند کریم کا شکر ہے کہ اب قیصر ہند کی صحت روز بروز روبہ ترقی ہے تاج پوشی کا جشن غالباً اکتوبر یا ستمبر مین ہو سکیگا۔

عرفت ربی بفسخ العزائم اگرچہ قیصر ہند کی علالت طبع نے تمام رعایا کے دلکو رنج پہونچایا ہے مگر اس علالت نے یورپ اور امریکہ کی مادہ پرست دنیا اور انگلستان کے دہریون کے سامنے ایک عبرت ناک اور عظیم الشان سبق خدائے لم یزل ولایزال کی ہستی کو منوانے کا پیش کردیا ہے دارالعتیز مین ایسی کیفیت کا پیدا کردینا جو دنیا کے بڑے بڑے مدبرون اور اہل الرائے فرزانون سے لیکر معمولی درجہ کے انسان کے ارادہ علم اور یقین اور امید کے بالکل خلاف ہو بجز خدائے مقتدر کے کس کے حیطہ اقتدار مین ہے اس لئے ایک بزرگ کا یہ قول کہ عرفت ربی بفسخ العزائم حقیقت میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ خدا کرے کہ ہمارے قیصر کو شفاء عاجل نصیب ہو اور یورپ کے مادہ پرستون اور منکران خدا کو علی کل شیئ قدیر کی خدائی منوانے کے لئے یہ التوار ہنمائی کا کام دے آمین

مسلمانون کی شادیان پائونیر مین اس عنوان سے ایک آرٹیکل شائع ہوا ہے جس مین افسوس ظاہر کیا گیا کہ مسلمانون کے طریقہ نکاح اور

قانون طلاق کے متعلق گورنمنٹ کو توجہ کرنی چاہئے اگرچہ اس مضمون مین اسلامی آبادی کے ادنی طبقہ کی عورتون پر بحث کی ہے لیکن تاہم یہ بحث بہرحال مسلمانون سے متعلق ہے پائونیر صاحب گورنمنٹ کو مشورہ دیتے ہین کہ نکاحون کی باقاعدہ رجسٹری ہوا کرے اور نکاح خوان ملان مقرر کئے جاوین ان کو باضابطہ رجسٹر دیئے جاوین جس نکاح کی رجسٹری نہو اسے صحیح تسلیم نہ کیا جاوے۔ ایسا ہی طلاق کے متعلق طلاق بوجہ موجہ کی تشریح کی جاوے۔ جسکے بدون طلاق جائز نہ سمجھی جاوے اس قسم کی انوکھی رائے پائونیر صاحب گورنمنٹ کو دے رہے ہین ہمکو نہایت افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے معزز ہمعصر **چودھوین صدی** نے اس مضمون پر طبع آزمائی کرتے ہوئے اسلامی قانون شریعت کی بیحرمتی کا ذرا بھی لحاظ نہیں کیا اور بلا سوچے سمجھے پائونیر کی تجویز کی تائید کرتا ہے ہمین کچھ ضرور نہیں کہ پائنیر کی صحت نیت پر بحث کرین مگر یہ معاملہ جس رنگ مین پیش کیا گیا ہے کچھ شک نہین کہ اسلامی شریعت کی ناواقفی پر مبنی ہے اسلامی قانون نکاح اور طلاق کے متعلق کامل بلکہ اکمل ہے اور اس سے بہتر کوئی اور قانون ہونا ناممکن ہے پنجاب کے بعض اضلاع مین نکاح کے رجسٹر رکھے گئے ہین جنکا نتیجہ ہماری رای مین اور بھی خراب اور افسوسناک ہے۔ نکاح خوان ملانون سے ملکر اغوا نہایت آسانی سے ہوسکتا ہے۔ پائنیر یا اسکا مؤید چودھوین صدی اگر گورنمنٹ کو یہ رائے دیتے کہ **اسلامی احکام** کو ایسے مقدمات مین نافذ کیا جاوے اور ان حدود کو استعمال کیا جاوے جو اسلام نے مقرر کی ہین تو ہم دعوی سے کہتے ہین کہ اس قسم کے مقدمات مین بہت جلد معتد بہ کمی ہوکر اصلاح ہوسکتی ہے۔

اس لئے ہم اپنے معزز ہمعصرون کو متوجہ کرتے ہین کہ وہ اپنی غلطی کی اصلاح کرین اور بجائے شادیون کے رجسٹری ہونے کے **گورنمنٹ** کو یہ صلاح دین کہ وہ اسلامی حدود اور احکام کو ایسے مقدمات کے انفصال کے لئے نافذ کرے اور مسلمانون کے مقدمات توریث اور دیوانی اور فوجداری وغیرہ کے لئے ایک **محکمہ قضاء** مقرر کیا جاوے جہان مسلمانون کے مقدمات کا فیصلہ از روئے شریعت ہو مسلمان اگر توجہ کرین اپنی شریعت کی عزت اور حرمت کو بحال کرنا چاہیں تو ہمین یقین کامل ہے کہ گورنمنٹ کو توجہ دلانے پر ایسے محکمے کا انعقاد ہوسکتا ہے۔ اگر منظور اور قرین مصلحت ہوا تو اس **محکمہ قضاء** کی ضرورت پر چند مضامین لکھین گے

سرکاری ملازمت مین قومی امتیاز سول ملٹری گزٹ لاہور کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے وہ کہ کیا ہندوستان کے مسلمانون کا بھی سرکاری ملازمت سے کچھ حصہ بخرہ ہے؟ اگر اس کا جواب نفی مین ہے تو سوال فوراً یہین ختم ہوجاتا ہے اگرچہ ہر ایک شخص اس کی وجہ دریافت کرنیکا مجاز ہے لیکن جس صورت مین جواب اثبات مین ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اکثر پبلک محکمون کی ملازمت مین صرف ایک ہی قوم کے افراد بھرتی کئے گئے ہین چنانچہ دہلی کے جدید محکمہ جشن تاج پوشی مین سپرنٹنڈنٹ سب ڈویژنل آفیسران اور سپر سب اوورسیر اہلکار۔ منشی۔ نقشہ نویس۔ سٹور کیپر خزانچی۔ ٹھیکہ دار سپلائی کرنیوالے چپراسی چوکیدار۔ بلکہ پنکھا قلی غرض کہ اعلی و ادنی تمام ملازمین ہندو ہی ہندو ہین؟ کیا صوبہ بھر مین قابل اور تعلیم یافتہ مسلمان کلارک ماتحت اہلکار ٹھیکہ دار مل نہیں سکتے؟ کیا ہندو سارجینٹ اور ٹھیکہ دار ہی واقفکار اور قابل اعتبار رہ گئے ہین؟ کیا چوکیداری چپراسی۔ پنکھا قلی کی تقرری کیواسطے کوئی ضروری اور خاص معیار ہے جسمین مسلمان ناکام رہتے ہین؟ یا مسلمان درحقیقت فطرتاً ہی ہندو امیدوارون سے کمزور ہین؟ کیا مسلمانون کے دلومین گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور عقیدت کا جوش کم ہے! جسکے واسطے ان کے تمام حقوق مراعات نظر انداز کئے جاتے ہین کیا ہماری عادل اور انصاف مجسم گورنمنٹ دربار دہلی کے

تمام [illegible] ر ہ اور متعینہ ملازمین اور ٹھیکہ داران وغیرہ [illegible] فہرست بغرض ملاحظہ طلب کرینگی تکلیف گوارا کریگی؟ اور اس عرضداشت کو حق بجانب پاسنے پر ازراہ مہربانی غریب مسلمانون کی بہتری کے لئے انکے حقوق [illegible] ہو گی؟ معروضۂ بالا شکایت محض ایک [illegible] کے طور پر ہے ورنہ تمام صوبہ کے [illegible] ر محکمون اور دفترون مین اعلی عہدے ہندؤن کے ہاتھون مین ہین اور اس پر بھی مسلمانون کو مورد الزام بنایا جاتا ہے

لوکل معاملات

(لوکل معاملات سے مراد الحکم کے کالم مین ضلع گورداسپور کے معاملات ہوا کرینگے) ایڈیٹر

نائب تحصیلدارون کے محرر ہم نے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین ذکر کیا تھا کہ نائب تحصیلدارون کے محرر معمولی چپڑاسی ہوتے ہین جنکو چھ سات روپے ماہوار تنخواہ ملا کرتی ہے اور بلحاظ انکے کام کے کہ وہ نائب تحصیلدارون کے محرر بنتے ہوتے ہین وہ اپنی حیثیت اور وضع کو اس [illegible] مین ہرگز قائم نہیں رکھ سکتے اس لئے ان کی تنخواہون مین ترقی ہونی ضروری ہے ہمین یہ معلوم کرکے ازبس خوشی ہوئی ہے کہ اس معاملہ پر توجہ کی گئی ہے اور غالباً دس ماہوار کی سردست یہ آسامی مقرر ہوئی ہے یا ہونے والی ہے۔ اب دوسرا سوال ہم یہ پیش کرنا چاہتے ہین کہ آیا اس آسامی پر وہی محرر جو اب کام کرتے ہین رہنے چاہئین یا نئے آدمی رکھے جاوین؟ اس کا جواب انصاف اور [illegible] ل کو مدِ نظر رکھکر صاف ہے کہ یہ ترقی ان ہی لوگون کو ملنی چاہئے جو پہلے سے کام کرتے ہین نہ یہ کہ کمی تنخواہ پر تو وہ کام کرتے رہین اور ترقی کسی اور کو ملے علاوہ برین یہ لوگ بوجہ عرصہ دراز سے کام کرنے کے تجربہ کار بھی ہین۔ ہم اپنے ضلع کے بیدار مغز صاحب ڈپٹی کمشنر میجر ڈاسن صاحب بہادر سے امید رکھتے ہین کہ وہ اس سوال کو حل کرتے وقت سابق ملازمین کا پورا لحاظ رکھینگے ✤

بٹالا اسٹیشن کا بکنگ آفس الحکم کے ناظرین کو یاد ہوگا کہ سٹیشن بٹالہ کے بکنگ آفس کے متعلق چند اصلاح طلب امور کی طرف ہم نے توجہ دلائی تھی ہم ریلوے کی بالائی اتھارٹیز خصوصاً ڈی۔ ٹی۔ ایس صاحب بہادر کی توجہ فرمائی کے ازبس مشکور ہین کہ انھون نے ہماری تجویز پر بہت ہی جلد نوٹس لیا اور سٹیشن ماسٹر صاحب بٹالہ کو ان اصلاحون کی طرف توجہ دلائی ✤

اب بکنگ آفس کے متعلق کس قدر اصلاح ہوئی؟ یہ ایک سوال ہے جسکا جواب تجربہ اور عام شہادت پر موقوف ہے ہمکو اس کے بعد امرتسر لاہور وغیرہ جانے کی ضرورت پڑی ہے اور اس سوال کا جواب ہم نے باوجود ڈی ٹی ایس صاحب بہادر کے نوٹس لینے کے عملی طور پر دیکھنا چاہا ہے۔ مگر اس کا جواب ہمکو بجز مایوسی کے اور نہیں ملا۔ ہمکو اس امر کا بے شک اعتراف ہے کہ بٹالہ کا سٹیشن ماسٹر ایک خوش اخلاق اور نرم مزاج آدمی ہے لیکن ہم اس امر کے بیان کرنے مین غلطی نہین کرتے کہ موجودہ بکنگ آفس کا انتظام قابل اصلاح ہے اور یہ ہمکو عمدہ حالت پر نظر نہین آتا جب تک موجودہ بکنگ کلرک اپنے اخلاق مین نمایان ترقی نہ دکھلائے اور زیادہ مستعدی اور ہوشیاری سے کام نہ لے۔ بٹالہ کا سٹیشن بوجہ تجارت کی ایک منڈی ہونے کے پٹھانکوٹ لائن پر سب سے بڑا سٹیشن ہے اس اسٹیشن پر جیسے یہ ضروری ہے کہ سٹیشن ماسٹر خوش اخلاق اور سب سے محبت سے پیش آنے والا ہو اسیطرح یہ بھی لازمی ہے کہ بکنگ کلرک اور دوسرے ملازم رفق اور ملائمت سے پیش آنیوالے ہون اور اگر ذرا اور توجہ کی جاوے تو یہ سب کچھ ممکن ہے اور ہمین امید ہے کہ ڈی۔ ٹی۔ ایس صاحب ضرور توجہ کرینگے ✤

اور اس امر کے لئے ضرور ضرور احکام نافذ فرماوینگے کہ اول ٹکٹ ہمیشہ گاڑی کی روانگی سے ایک گھنٹہ پہلے ملنے شروع ہوا کرین ✤

دوم۔ مستورات کو ٹکٹ لینے اور اندر جانے کے لئے ممکن سہولت اور آسانی ہو ✤

سوم انٹر میڈیٹ کلاس کے مسافرون کے لئے الگ کھڑکی کھلی ہو فقط نشان ہو ہم بٹالہ کے سٹیشن ماسٹر صاحب سے بھی امید کرتے ہین کہ وہ ان امور پر پوری توجہ کرینگے ہان ہم یہ بھی ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ آجکل موسم گرما مین خصوصیت کے ساتھ پانی بھی کافی طور پر مسافرون کو نہیں ملسکتا اور یہ صرف بٹالہ ہی سے مخصوص نہیں بلکہ بٹالہ سے لیکر امرتسر تک برابر یہی حال ہوتا ہے سقہ یا ہندو کہار ایکطرف پانی لیکر کھڑے رہتے ہین اور کبھی کبھار ایک آدھ ہانک لگا دیتے ہین اس موسم مین یہ عملہ بڑھا دینا چاہئے پانچ دس منٹ مین ایک سقہ یا ایک ہندو پانی پلانے والا اتنی بڑی ٹرین کے مسافرون کے لئے مکتفی نہین۔ ہم جناب صاحب ڈی ٹی ایس بہادر سے امید کرتے ہین کہ اس سوال پر غور فرماوین گے اور ہمین بھی اطلاع دیکر مشکور فرماوین گے کہ انہون نے اس پر کیا نوٹس لیا ✤

اسی کی تائید مین دن بدن پٹھانکوٹ لائن پر تجارت اور سواریون کی کثرت ہو رہی ہے خصوصاً بٹالہ اور امرتسر کے درمیان اس لئے اب موجودہ ٹرین جو ایک صبح اور ایک شام کو جاری ہین مکتفی نہین اگر ساری لائن پر دو سے زیادہ گاڑیان چلانی نامناسب ہون تو کم از کم بٹالہ اور امرتسر کے درمیان دو لوکل ٹرینین جاری ہوجانی ضروری ہین اور اگر ٹائم ٹیبل مین بھی مناسب تبدیلی کردی جاوے تو بہت ہی فائدہ مسافرون کو ہوسکتا ہے مثلاً اگر تقسیم اوقات یون ہوجاوے کہ ایک گاڑی امرتسر سے صبح کے چھ بجے گرمیون مین اور آٹھ بجے سردیون مین روانہ ہوا اور دوسری لوکل ٹرین موجودہ وقت پر چلے اور رات کی گاڑی بجائے

سات بجے کے اگر امرتسر سے ۳ بجے بعد دوپہر روانہ ہوا کرے تو بٹالہ ۵ بجے کے بعد پہنچ جایا کرے جس سے مسافروں کو بہت ہی بڑا آرام ملے اور رات کو جو انہیں تکلیف ہوتی ہے نہ ہو غرض اس قسم کا مناسب تغیر و تبدل ٹائم ٹیبل میں کیا جاوے اور ایک زاید ٹرین کم از کم سر دست بٹالہ اور امرتسر کے درمیان جاری ہو جانی ضروری ہے جس سے اس لائن پر سفر کرنے والے مسافروں کو بہت بڑے آرام اور فائدہ کی توقع ہے ؛

قادیان اور بٹالہ کی سڑک بٹالہ کی تحصیل کو فخر ہے کہ وہ ایک لائق محنتی اور غیر متعصب تحصیلدار لالہ موتی رام صاحب اپنا مقامی حاکم رکھتی ہے لالہ موتی رام صاحب کا ذکر ہم نے ایک سے زیادہ مرتبہ الحکم میں کیا ہے اور صرف یہ اس لئے کہ وہ ہمیشہ ان رفاہ عام کاموں پر پوری توجہ فرماتے ہیں جن کی بابت انہیں توجہ دلائی جاوے۔ قصبہ قادیان کی صفائی کے متعلق آپکو توجہ دلائی گئی تھی آپنے پورا نوٹس لیا اور ایسا ہی یہاں کے قصابوں کے متعلق جب ظاہر کیا گیا کہ وہ عمدہ گوشت نہیں بیچتے۔ بلکہ بعض اوقات ایسے مریل مریض جانور ہوتے ہیں کہ جن سے بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے اس پر بھی آپ نے توجہ تو فرمائی مگر ابھی تک مزید توجہ کی ضرورت ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ اپنی قادیان کی رعایا کو مشکور فرما سکیں گے اگر اس کے متعلق پورا نوٹس لیں اس وقت جس معاملہ پر ہم جناب تحصیلدار صاحب کو توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ اس سڑک کے متعلق ہے جو بٹالہ سے قادیان کو آتی ہے اگرچہ صاحب ممدوح نے ہماری پہلی گذارشوں پر نظر فرما کر اس سڑک کی درستی کے لئے کچھ مٹی وغیرہ ڈلوائی تھی اور کچھ درخت بھی لگائے جانے شروع ہوئے تھے مگر آپکے عارضی طور پر چلے جانے کے باعث یہ کام ادھورا رہ گیا اب ہم پھر آپ کی بیدار مغزی اور رعایا پروری سے امید کرتے ہیں کہ چونکہ اس سڑک پر کثرت سے یکوں کی آمد و رفت ہے اس لئے اگر سر دست فنڈ اس کے پختہ بنانے کی اجازت نہیں دیتا تو اس کی مرمت کرا کر عام حالت درست کرا دی جاوے خصوصاً وہ ٹکڑا جو قادیان کو آتا ہے اس حصہ پر برسات کے دنوں میں سخت خطرہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہم آپکی نیک نیتی اور پبلک بہی خواہی سے امید کرتے ہیں کہ اس سڑک کی حالِ زار پر ضرور توجہ فرمائی جاوے گی ؛

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

جناب میرزا خدا بخش صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے دارالامان سے آج روانہ ہو رہے ہیں ؛

جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر بمبئی ہوس لاہور نے جو شادی انگلستان میں کی تھی خدا تعالے کے فضل سے انکے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبد اللہ رکھا گیا دارالامان میں اس بچے کا عقیقہ کیا گیا خدا تعالے مولود مسعود کو دینی و دنیوی نعمتوں سے بہرور کرے آمین

خلیفہ ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن تعلیم سے فارغ ہو کر میڈیکل کالج میں پروفیسر ہو کر تبدیل ہو گئے۔ آپ کی روانگی پر جہلم میں ایک الوداعی جلسہ ہوا جس میں عمایدِ شہر کے علاوہ سول سرجن بہادر اور دفاتر کے حکام بھی تھے۔ اس جلسہ میں ڈاکٹر صاحب کی خدمات کا سول سرجن بہادر نے بہترین الفاظ میں اعتراف کیا یہ ہمارے سلسلہ کی خوبیوں کے زندہ ثبوت ہیں ؛

ہمارے عزیز بھائی شیخ احمد حسین احمدی فریدآبادی مصحح رفاہ عام پریس کی اہلیہ نے تپ دق کے عارضہ سے انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معہ اپنی جماعت کے دارالامان میں پڑھا خدا مرحومہ کو غریق رحمت کرے آمین

لاہور کے پیسہ اخبار کے نام مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کی طرف سے عنقریب ایک نوٹس جاری ہونیوالا ہے کہ اس نے بلا وجہ ان کی رشتہ دار عورت کے متعلق جھوٹی خبر طاعون سے بیمار ہونے اور پھر بدحواسی سے باہر نکالے جانے اور پھر مر جانے کی شائع کی پیسہ اخبار نے اگر معافی نہ مانگی اور اس خبر کی تردید نہ کی تو یقین کیا جاتا ہے اس سے قانونی سلوک ہو ؛

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پیسہ اخبار کو ایک دو نوٹس اور بھی اس قسم کے ملنے والے ہیں یہ نتیجہ ہے شتاب کاری کا ؛

خلافت راشدہ کا دیباچہ طبع ہو رہا ہے بہت جلد اشاعت کی توقع کی جاتی ہے

ہمکو افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے معزز ہمعصر نیر اعظم مراد آباد ۵ جولائی کی اشاعت میں نین مہینے ماقبل کی ایک مراسلات خلیفۃ المسیح کے متعلق چھاپ کر اپنی بے احتیاطی کا ثبوت دیتا ہے غالباً ایڈیٹر کے سفر میں ہونے کا نتیجہ ہے ؛

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں جناب صاحبزادہ سراج الحق صاحب کی طرف سے پان پر ایک مضمون شائع ہوا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس مضمون کو سنا اور بعض تحریکات کی وجہ سے آپنے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک اشتہار منشی اشیاء کے استعمال کے روکنے کے لئے شائع کریں یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ اشتہار کب شائع ہو۔ لیکن تاہم حضرت حجۃ اللہ تمباکو۔ بھنگ۔ چرس۔ افیون۔ شراب۔ زردہ (جو پان کے ہمراہ کھایا جاتا ہے) علی ہذا القیاس اور دوسری منشی اشیاء سے سخت بیزاری اور نفرت ظاہر فرماتے ہیں اور اپنے احباب کو منع فرماتے ہیں کہ وہ ان چیزوں کو ہرگز ہرگز استعمال نکریں اس سے کہ یہ اشتہار شائع ہو ہم مختصر طور پر لکھنا کافی اور ضروری سمجھتے ہیں ؛

مذہبی اور اسلامی دنیا کی خبریں

ہندوستان میں تو سینکڑوں مذہبی فرقے تھے ہی لیکن آئرلینڈ اور برطانیہ اعظم میں بھی کچھ کم نہیں ہیں چنانچہ یہ بات دریافت کی گئی ہے کہ وہاں دو سو ستائیس مذہبی فرقے ہیں *

سنفوطاری کے امریکن کالج سلطان کی پروفیسر مس آئی ڈی کے مسلمان ہونے پر قسطنطنیہ کی یورپین آبادی میں بڑی حیرت پھیلی ہے اس پر مدراس کا اخبار **ہندو** رقمطراز ہے کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اور بہت سے عیسائیوں کو مسلمان بنالیں تاکہ پادریوں کو پتہ لگجاوے کہ جب وہ کسی ہندو بیوی کو میاں سے یا بیٹے کو ماں باپ سے جدا کر کے عیسائی کرتے ہیں تو انہیں ایسا ہی ناگوار معلوم ہوتا ہے

تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک ہندو نے کلکٹر حیدر آباد سے درخواست کی کہ اس کو مسلمان ہونے کی اجازت دی جاوے کلکٹر کو اپنے عقائد کے یقین دلانے اور بلا تامل اجازت دینے کے لئے اس نے بیان کیا کہ اہل ہنود کی رسم کے مطابق بعد از مرگ جسم کے جلائے جانے سے مجھکو ڈر لگتا ہے دفن ہونے کو پسند کرتا ہوں اس لئے بغیر اسلام قبول کرنے کے چارہ نہیں *

اسکندریہ کے انگریزی اخبار کا بیان ہے کہ فرنچ اخبارات کی یہ رائے بالکل غلط ہے کہ مصری حکومت کو سنوسی کی طرف سے خطرہ ہے اور وہ اس پر حملہ کرنیوالا ہے اور نہ یہ ہی خبر معتبر معلوم ہوتی ہے کہ نواح جبیل رچاڈ میں فرانسیسی فوج نے سنوسی کی سپاہ کو ملکر شکست دی ہے *

بیعت

خدا بخش صاحب ساکن شہر جہلم تنسہرہ
اہلیہ سید سرور شاہ صاحب دانہ ہزارہ مانسہرہ
ولایت علی شاہ کوٹلہ مالیر
قربان علی شاہ 〃 * مسماۃ بیگا بی بی زوجہ
شیخ احمد جان صاحب الہ آباد
محمد دین صاحب امام مسجد گجرات
میاں بھاگ ہنڈل - سیالکوٹ
غلام محمد - 〃 〃
غلام احمد 〃 〃
ڈاکٹر جمال الدین راول پنڈی
عبد الکریم لودیانہ * زوجہ عبد الکریم لودیانہ
اہلیہ جناب حکیم محمد شاہ نواز صاحب راول پنڈی
اہلیہ جناب سردار بخش صاحب برادر حکیم شاہ نواز صاحب * حیات محمد ریشم باف بھڈال سیالکوٹ * جناب شیخ ضیاء اللہ ہیڈ ماسٹر گجرات - مدرسہ انگریزی مانسہرہ
فقیر محمد - جہلم محلہ کھوکران
چودھری حسن محمد صاحب نمبردار کوٹلی خواجہ سیالکوٹ * محمد دین ٹپ گرام تنسر گڑھ قلعہ بھنگیاں - افضل دین - خوشاب جیبو نا - اکمل الدین * سلطان بخش صاحب رحیم بخش کمپوڈر - محمد علی صاحب ونرری اسسٹنٹ درجہ اول شہر میرٹھ
امیر بخش صاحب گرداور قانونگو منالہ والی قصور * مسماۃ کرم بی بی زوجہ امیر بخش صاحب
عبد العزیز - عمر دین - سیالکوٹ
نظام الدین سیالکوٹ - سید محمد سرور شاہ
اہلیہ جناب ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب دادی جناب ڈاکٹر صاحب 〃
سکندر بیگ برادر ڈاکٹر صاحب
محمد حیات صاحب معرفت ڈاکٹر صاحب
مہاں خاں - بی بی اہلیہ غلام قادر ریشم باف از ملتان بیرون پاک دروازہ
مسماۃ غلام عائشہ اہلیہ 〃
محمد نواب خان - للیانی - لاہور
شعیب * ابراہیم - حبیب اللہ - عبد الخالق
یوسف * عبد اللہ - عبد الہادی

صدیق * عثمان * عبد الغفار - عبد الغفور
سلیمان - محمد - میر محمد - نور دین ایوب
محمد دین طالبعلم راول پنڈی
مسماۃ کلثوم زوجہ شیخ ہدایت اللہ صدر بازار پشاور 〃
علی بخش * صغری * برکت علی لودیانہ
زوجہ علی بخش - نبی بخش جھٹ
اولیا ازجھٹ لودیانہ
لوڈو - کرم بخش مولا بخش عظمت برج
محمد ابراہیم - بھنی - جلندر - پھلور
علیا - علی پور لودیانہ متصل بہادلہ
گوجر * بہادلہ - لودیانہ
عطا محمد طالبعلم 〃 〃
مسماۃ عائشہ - جوگی والہ - غازیخان
موسیٰ * غازیخان
صاحبو * پایا خان - کریم بخش * رحیم بخش
واحد بخش - مسماۃ حیات زوجہ الہٰ بخش
عیسیٰ - مسماۃ چینن * مسماۃ مبارکہ
بی بی جنت - [illegible] * زوجہ عیسیٰ
مسماۃ عالم خاتون زوجہ 〃
مسماۃ نور بھری زوجہ خدا بخش
مسماۃ فاطمہ - مسماۃ سجائی زوجہ مسلم
مسماۃ صاحبہ زوجہ مسلم
اہلیہ ثانیہ - ضامن علی صاحب کپور تھلہ
برکات بخش صاحب نمبردار گجرانوالہ
محمد ہاشم گجرانوالہ
عبد اللہ کتب فروش مالیر کوٹلہ
عتیق الرحمن - از فیروز پور
حبیب الرحمن از فیروز پور
عبد القادر صاحب - میاں میر - صدر بازار
چھاؤنی محلہ فراشاں
چودھری سکندر صاحب - گجرات - پنیالیاں
خدا بخش رجوعہ - حسن محمد
خان محمد - غلام محمد - شاہ محمد
فضل دین - سلطان * امیر علی گجرات
عبد العزیز مدرس مدرسہ زنانہ
میاں محمد امین صاحب
قاضی امیر علی صاحب - عبد الکریم
حافظ کریم بخش - عمر الدین - اللہ داد
شیخ علی - احمد خان - محمد خان - عبد الحق

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب تراب احمدی ایڈیٹر کے شائع ہوا